

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 08 جون 2012ء بمطابق 17 رجب 1433 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَفُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا O يَصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ  
ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا O إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا  
جَهُولًا O لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ  
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔

(ترجمہ): اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ تاکہ وہ تمہارے اعمال کو درست کرے اور تمہارے گناہ معاف کر دے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانا سو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے امانت پیش کی پھر انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور اسے انسان نے اٹھا لیا بے شک وہ بڑا ظالم بڑا نادان تھا۔ تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ایک معزز رکن ڈاکٹر حیدر علی خان صاحب نے چھٹی کی درخواست دی ہے۔ 08-06-2012 تا 11-06-2012 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current Session:

1. Mr. Abdul Akbar Khan;
2. Mr. Saqibullah Khan Chamkani;
3. Mr. Inayatullah Khan Jadoon;
4. Mufti Kifayatullah.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions, comprising the following Members under the chairmanship of Mr. Khushdil Khan Advocate, the honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Abdul Akbar Khan;
2. Haji Qalandar Khan Lodhi;
3. Mr. Muhammad Javed Abbasi;
4. Mr. Sikandar Irfan;
5. Mst. Sajida Tabassum;
6. Mst. Mehar Sultana.

## جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! موجودہ اسمبلی کے پانچویں بجٹ اجلاس کے آغاز کے موقع پر میں آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں، (تالیاں) یقیناً یہ بات آپ سب کیلئے ایک اعزاز سے کم نہیں کہ موجودہ اسمبلی اپنے پانچویں بجٹ اجلاس کا آغاز کر رہی ہے جس کیلئے بلا امتیاز آپ سب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ہماری اسمبلی کے اب تک جتنے بھی اجلاس ہوئے ہیں، ان میں آپ سب نے پارلیمانی پختگی، ذمہ دارانہ طرز عمل، شائستگی، بردباری اور اعلیٰ ترین نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا ہے، اس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہوگا۔ اس ایوان کی خاص بات یہ رہی ہے کہ یہاں پر ہمیشہ پارلیمانی ڈیکورم کا خیال رکھا گیا، میں بالخصوص حزب اختلاف کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ مثبت سوچ اور تعمیری طرز فکر سے اجلاس میں اپنا ایک انتہائی ذمہ دارانہ کردار ادا کیا ہے۔ یقیناً خیر پختہ نخواستہ اسمبلی کی روایات شروع ہی سے ملک کی دیگر اسمبلیوں سے یکسر مختلف رہی ہیں۔ اس اسمبلی کا ہمیشہ سے ہی یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ اسمبلی کے اندر نظریاتی، سیاسی اور فکری اختلاف کے باوجود اراکین اسمبلی کے درمیان ایک دوسرے کیلئے باہمی عزت و احترام کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اراکین اسمبلی اس بجٹ اجلاس میں بھی اپنی اس اسمبلی کی سابقہ زرین روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ملک کی دیگر اسمبلیوں کیلئے ایک قابل تقلید مثال پیش کریں گے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں حزب اختلاف کے تمام اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ انہیں دوران اجلاس پورا پورا وقت دیا جائے گا۔ تمام اراکین اسمبلی سے میری ایک انتہائی ضروری گزارش ہے کہ وہ پابندی وقت کے ساتھ اجلاس میں شرکت کو یقینی بنائیں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اسمبلی اجلاس کو باہمی مشاورت کے ذریعے چلایا جائے گا اور اس بارے میں اراکین اسمبلی کی آراء کو مقدم رکھا جائے گا۔ شکریہ۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! آج ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا، تقریباً ایک بجے کے درمیان، جس میں تقریباً اکیس لوگ جو ہیں، وہ شہید ہوئے ہیں اور اٹھائیس لوگ جو ہیں، وہ زخمی ہوئے ہیں تو میری درخواست ہوگی میاں صاحب سے کہ ان کیلئے دعا کریں۔

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب، دعا فرمائیں جی۔

## دعاے مغفرت

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، دیرہ شکرپہ۔ زہ خیلہ تلے ہم ایم او ماہم او کنٹل او یو پکبئی ماشومہ وہ، زمونرہ چہی کوم دے نوشپہر زانانہ وہی پہ پینبور ہسپتال کبئی او خلور سری وو او اوس پینخہ پکبئی نور سیریس دی او زخمیان چہی کوم دی، لس دی۔ دغہ رنگ پہ چارسدہ کبئی اتہ مہری دی او یویشٹ زخمیان دی، پہ جمع دعا بہ وکرو۔

(اس مرحلہ پر دعاے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ جی نکت بی بی صاحبہ۔

## رسمی کارروائی

محترمہ نکت یا سمین اور کرنی: جی ہمارے صوبہ کا بہت Important مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب! کل میں 'ڈان نیوز' پر گئی تھی، وہاں پر فرزانہ باری صاحبہ اور میرے ساتھ مفتی کفایت اللہ صاحب لائن پر تھے تو اس میں صوبے کے بارے میں جب بات ہو رہی تھی تو میں نے ان سے کہا ہے کہ خدارا ہمارے صوبے کو ہی ٹارگٹ نہ کریں، ہمارا صوبہ ہی تو ہے جس میں نہ تو یہ واقعات ہوئے ہیں، نہ لڑکیوں کو مارا گیا ہے، لڑکیاں باقاعدہ زندہ ہیں اور میں نے ان سے یہ بھی کہا ہے کہ آپ کو ہماری صوبائی گورنمنٹ سے جو ہے، تو وہ باقاعدہ چیف جسٹس صاحب کو ہماری صوبائی گورنمنٹ سے بات کرنی چاہیے تھی اور ہمارے صوبے سے جو ہماری منسٹر ہیں ستارہ ایاز صاحبہ، وہ ان کے ساتھ جاتی کیونکہ وہ ان کی Language کو سمجھتی ہیں، پشتو کو سمجھتی ہیں، اردو کو سمجھتی ہیں تو ہر چیز پر ہمیں ٹارگٹ کرنا ہمارے صوبے کو انٹرنیشنل طور پر اور نیشنل طور پر جو نقصان پہنچایا جا رہا ہے جناب سپیکر صاحب، اور اس میں میں نے یہ درخواست کی ہے چیف جسٹس آف پاکستان سے کہ جس میڈیا نے یہ 'بریکنگ نیوز' بغیر کسی Confirmation کے دی ہے تو اس میڈیا کے لوگوں کو بھی سزا دینی چاہیے اور جو افضل صاحب ہیں جنہوں نے یہ جعلی ویڈیو بنائی ہے اور ہمارے صوبے کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے، صرف کینیڈا اور امریکہ کی شہریت حاصل کرنے کیلئے تو اس کو بھی سزا دینی چاہیے اور ان تمام لوگوں کو جو اس میں Involve ہیں، انکو سزا دینی چاہیے۔

میاں افتخار صاحب بھی وہاں پر موجود تھے، انہوں نے بھی یہ بات کی ہے اور وہ وہاں پر پہنچے ہیں اور انہوں نے ان تمام چیزوں کو، حقائق کو بیان کیا ہے، تو خدارا میں تمام لوگوں سے، تمام پاکستان سے، تمام این جی اوز

سے، تمام Women activists سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ خدا کیلئے ہمارے صوبے کو ٹارگٹ نہ کریں۔ ہمارے صوبے میں جتنی روایات اور جتنی تہذیب ہے اور جتنی یہاں پر غیرت ہے، میں سمجھتی ہوں کہ یہ اور کسی صوبے میں نہیں ہوگی تو ہمارے صوبے کو ٹارگٹ نہ کیا جائے جناب سپیکر صاحب، تھینک یو۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ بی بی۔ میاں صاحب! بجٹ اجلاس دے، دومرہ بہ اوردوؤ نہ خبرہ۔

وزیر اطلاعات: نہ اوردوؤ جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو د مخہ، دھاؤس د مخہ زہ عدالتونو تہ ہم دا گزارش کوم چہ ڊیرہ اوردویری خبرہ جی۔

وزیر اطلاعات: کہ تاسو چالہ اجازت نہ ورکوی نو زہ کیننم جی، خکہ چہ ما خپلی خبری پروں کپری دی۔ وکرم جی؟  
جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب، جی۔

وزیر اطلاعات: ڊیرہ مہربانی جی۔ داسی دہ چہ چونکہ ٲول ھاؤس دے او چہ خہ صورت حال دے چہ ہغہ د دہ ٲولو ملگرو مخی تہ پروت وی نو ہغہ بہ ڊیرہ بنہ خبرہ وی۔ نور خو ٲول واقعات شوی دی او تاسو پہ اخباراتو کنبے ہم کتلی دی او پہ پہ تہی وی مو ہم کتلی دی۔ دا یو حقیقت دے کہ چرتہ دا واقعہ شوہی وہ نو داسی خہ ضرورت دے چہ مونبرہ ئے ٲتھو، پہ دہ خبرہ مونبرہ تر اوسہ پوہہ نہ شو چہ دا یو خبرہ بار بار کبیری چہ واقعہ شوہی دہ خو حکومت ئے ٲتھوی نو دا بالکل داسمبلی پہ فلور وایو چہ زہ لارم د دہ ڊ پارہ چہ کہ ماتہ ایک فیصد ہم دا ٲتہ لگیدلی وہ چہ او دا قتل شوہی دی نو ما بہ ہلتہ اعلان کرے وو چہ دا قتل شوہی دی۔ متضاد خبرونہ اوس ہم شتہ دے، خلق اوس ہم چہ کوم دے نو یو یو بیان کوی او بل بل بیان کوی خو چہ مونبرہ تلی وو او مونبرہ چہ خہ لیدلی دی نو مونبرہ بہ ہغہ بیان کوؤ او مونبرہ پہ خپل خانی چونکہ زمونبرہ خپلہ انتظامیہ، زمونبرہ کمشنر، زمونبرہ ڊی سی او، زمونبرہ ڊی پی او، ہغلثہ لوکل انتظامیہ ہغوی پخپلہ

تلی هم وو او هغوی دا خبره وکړه چې دغلته قتل شوې نه دی۔ اوس چې څوک وائی چې قتل شوې دی، هغوی سره هیڅ ثبوت نشته۔ مونږ ته وائی چې زانہ اوبنایئ، د هغه ځائے ماحول داسې دے چې زانہ بنودل هغه ډیر مشکل دی۔ د هغې نه باوجود مونږه خپل دریم غیر جانبدار تیم چې سپریم کورټ مقرر کړو، مونږه هغوی Facilitate کړل، هغوی هم راغلل او مونږه پخپله لارو کور ته نو هغه زانہ تلې دی چې چا به وئیل چې دا قتل شوې دی او حکومت ئے پتوی، هغوی پخپله د هغه دوه زاننوږ سره ملاقات هم وکړو او هغه جناب سپیکر صاحب، دومره لرې ځائے وو چې هغې کبني اووه جینکئ دی، په اووه کبني هغوی وائی چې د دوه جینکو داسې کور دے چې هغه لږ لنډ دے، هغه لږ لنډ چې وو نو هغه دوه گهنټې لار وه او هغه په غر کبني وه او هغې ته تگ ډیر گران کار وو، هیلې کاپټر تله نه شو، پیاده تلل د هر چا د وس کار نه وو، د هغې نه باوجود کوشش او شو او زمونږه سره ډی پی او د پولیس او زمونږ هغلته چې کوم لوکل انتظامیه وه، هغه ټول اورسیدل او د هغوی سره ئے بنفس نفیس خبرې وشوې۔ د هغه جینئ د یو روبینہ نوم دے او د بل شیرین او دے دواړو سره ئے خبرې شوې دی او مور ئے بهر په پتو کبني کار کولو، هغوی پخپله وئیل چې مونږه ژوندئ یو، زمونږ نوم راغله دے چې مړې دی، ستاسو مخې ته یو۔ جناب سپیکر صاحب! سوال پیدا کیږی چې دے بنځوته څنگه پته اولگیده چې دا گني هغه بنځې دی؟ نو دا هغوی سره په ویدیو چې کوم کیسټ چلیدو، د هغې نه ئے چې کوم فوتوان وبنکلی وو، هغوی د ځان سره فوتوان وړی وو او د هغې سره ئے ملاؤ کړی دی او هغوی پخپله اووئیل چې او دا ژوندئ دی او مونږه تصدیق کوؤ۔ هغوی مونږه له رااووتې او مونږ ورته بهر ولاړ وو۔ بیا د کلی جرگه وه، عصمت الله خان تاسو ټول دلته پیژنی، زمونږه سابقه وزیر اوقاف وو، هغه زمونږ سره وو چونکه دغلته یو صورتحال دے چې خلق په اسانه حال نه وائی۔ هغوی ځان ته یو داسې پروټیکشن غواړی چې د هغه علاقې یو مشر وی نو د هغه په مخکبني حال وائی گنی هسې حال نه وائی۔ دلته بیچ میله یو کله دے، هغه کلی کبني مونږ ټول راغونډ کړل، د جرگې په شکل کبني ټول کله راغلو، مونږه ورته اووئیل چې دا واقعه ده تاسو مونږه ته اووایی چې شوې ده که شوې وی چې

مونڙه اعلان وڪرو چي شوڀي ده، ڊيره افسوناڪه او ڊير ظلم دے خو يو خبره چي شوڀي ده چي خلقو ته ئے او وايو چي شوڀي ده، ٽولي جرگي او وئيل چي نه ده شوڀي۔ مشران پڪڻي وو، بوڊاگان پڪڻي وو، ملايان پڪڻي وو، د کلي كشران ماشومان دا ٽول وو۔ مونڙ ورته او وئيل چي مونڙ ته به تاسو د هغوي د خپلوانو گواهان پيش ڪري؟ خلور گواهان ئے راله راکرل، وئيل يو گواه بوڊا دے، راوتي نشي، دري گواهان خوانان سره د خپل شناختي ڪارڊ د ٽولي جرگي په مخڪڻي گواهي وركره چي زمونڙ رسته داران دي، ژوندئي دي مري نه دي او په دے بنياد باندې بيا هغه مولانا هم مونڙ سره وو چي د چا نوم جاويد دے، وئيل چي ده فتوي وركري ده، د ٽول کلي مخڪڻي هغه او وئيل چي ما فتوي نه ده وركري، ما جرگه نه ده ڪري، کلي ڪڻي يو کس هم او نه وئيل چي او ده فتوي وركري ده يا ده جرگه ڪري ده، لهدا د دي شواهدو په رنا ڪڻي سپريم ڪورٽ هم دا خبره تسليم ڪره چي او ژوندئي دي او د هغه دريمگري ئے او منل۔ ڪه بيا هم داسي شه خبره وي او ابهام وي، مونڙ هغي ته بيا هم تيار يو خو دا يو خواست ضرور ڪوڙ چي بلا تصديق بيان چلول او هغه دومره په شد او مد چلول او بار بار چلول، يو ځل خو چي سرے وائي چي او مڀي چلولو خو تههيك ده، چي حڪومت وائي چي دا ڪار نه دے شوے نو دي ته انتظار پڪار دے چي ڪه شوے وي نو چي دوباره هغه خبره چي سرے يو بل سره شيئر ڪري۔ زمونڙه د دي پي او چا نه منل، د ڪمشنر چا نه منل، زمونڙه د ستاره اياز چي زمونڙه وزيره ده، د هغي چا نه منل، زما چا نه منل، تر دي پوري چي يو کس راغله دے، په تي وي ناست دے او هغه وائي چي دا ٽول ڪار شوے دے او هغه يو سرے حڪومت هم گڏوي، عدالت هم گڏوي او په ميديا باندې هم لکيا دے، پاڪستان هم شرموي، پختونخوا هم شرموي، انسانيت ته هم تڪليف رسوي نو د دي خبري حقيقت چي دا ڪومه اشاره وشوه نو دا نه وه پڪار خو دا يو ځل بيا وائيم چي دا ڪوم حقائق ما او وئيل، دا هم ما په خپلو سترگو ليدلي دي نو او مڀي وئيل۔ اوس خدائے عالم دے چي ليدلي تههيك دي او ڪه نا ليدلي تههيك دي؟ خو چي شه مو ليدلي دي نو هغه ستاسو امانت دے او ما تاسو ته او وئيل۔ ڊيره مهرباني۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2012-13 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Thank you, ji. Now the honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House the Annual Budget for the year 2012-13. Honourable Minister for Finance, please.

(تالیاں)

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب سپیکر، ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں آج عوامی نیشنل پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی مخلوط حکومت کا پانچواں بجٹ پیش کرنے کا اعزاز بخشا جو ہم پر صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام کے اعتماد کا مظہر ہے جس کیلئے ہم ان کے بھی شکر گزار ہیں۔ اگرچہ ہماری حکومت کا یہ سارا سال افواہوں کی زد میں رہا، سیاسی طالع آزمائے تخیلات کے گھوڑے دوڑاتے رہے اور وقفے وقفے سے حکومت کی رخصتی کی تاریخوں کا اعلان کرتے رہے لیکن ہر بار ان کے حصے میں صرف ندامت ہی آئی۔ عوام کا مینڈیٹ ان کے تمام ترددوں پر غالب رہا، انہیں عوام میں پذیرائی حاصل نہ ہو سکی اور الحمد للہ ہم پر عوام کا اعتماد مزید مستحکم ہوتا گیا۔ ہماری حکومت کا یہ پانچواں بجٹ اس حقیقت کا مظہر ہے کہ آخر کار جیت جہوریت کی ہوئی اور غیر جمہوری رویوں کو ہر محاذ پر پسپا ہونا پڑا (تالیاں) میں جمہوری استحکام اور صوبے کو صحیح معنوں میں ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کیلئے اپنے جواں ہمت وزیر اعلیٰ جناب امیر حیدر خان ہوتی کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! ہماری مخلوط حکومت نے 2008 کے اوائل میں اقتدار سنبھالا۔ یہ وہ مشکل وقت تھا جب دنیا کو بدترین معاشی بد حالی کا سامنا تھا، جس کا اثر ہماری معیشت پر بھی پڑا کیونکہ ہمارے صوبے کی ایک تہائی آبادی کی معاشی خوشحالی کا انحصار بیرون ملک رہنے والے پاکستانیوں کی ترسیلات زر پر ہے۔ کساد بازاری کے باعث ہمارے بہت سے محنت کشوں کو واپس آنا پڑا۔ معاشی بد حالی کے علاوہ ہماری حکومت کو تاریخ کی بدترین دہشت گردی کا سامنا رہا۔

جناب سپیکر! مالاکنڈ ڈویژن میں آپریشن کے نتیجے میں 15 لاکھ سے زائد لوگوں کو اپنے گھر چھوڑنے پڑے جو صوبائی حکومت کیلئے ایک بہت بڑا چیلنج تھا لیکن الحمد للہ حکومت نے تمام انتظامی مشینری



کا بھرپور استعمال کر کے ان متاثرین کے آرام و آسائش کا خیال رکھا اور تین ماہ سے بھی کم عرصے میں بھی یہ مسئلہ خوش اسلوبی سے حل کر لیا گیا۔ اس عظیم کارنامے کو اقوام عالم میں بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت ابھی IDPs کا مسئلہ حل کرنے میں اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ مصروف عمل تھی کہ جولائی 2010 میں تاریخ کے بدترین سیلاب نے ہمیں آلیا۔ اس تباہ کن سیلاب میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد 1100 سے بڑھ گئی جبکہ ہزاروں کی تعداد میں شہری زخمی ہوئے۔ سرکاری اور نجی املاک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ اس سیلاب سے قیمتی جانوں اور مال کا ضیاع، سرکاری و نجی املاک کو نقصان کے علاوہ صوبے میں ترقی کے جاری عمل کو بھی شدید دھچکا لگا۔

جناب سپیکر! صوبے میں ترقی کا نیا دور ساتویں این ایف سی ایوارڈ سے شروع ہوا۔ ہماری حکومت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہم نے کئی دہائیوں سے صرف آبادی کی بنیاد پر وسائل کی تقسیم کے فارمولے کو نئی سمت دی اور صوبوں کی پسماندگی، غربت، معکوس شرح آبادی جیسے عوامل کو وسائل کی تقسیم کیلئے متفقہ طور پر منظور کرایا۔ ساتویں این سی ایوارڈ سے صوبوں کے درمیان باہمی اتفاق اور صوبہ بلوچستان کے ساتھ یکجہتی کا نیا باب رقم ہوا۔ صوبوں کا حصہ 47.5 فیصد سے بڑھ کر 57.5 فیصد ہوا جس کے نتیجے میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کیلئے وافر فنڈز دستیاب ہوئے۔

جناب سپیکر! مدتوں پہلے ہمارے اکابرین نے صوبائی خود مختاری یعنی "خپلہ خاورہ خپل اختیار" (تالیاں) اور صوبے کی پہچان کا جو خواب دیکھا تھا، الحمد للہ اسے شرمندہ تعبیر کرنے کا اعزاز ہماری مخلوط حکومت کے حصے میں آیا، ہمیں ہماری شناخت مل گئی اور ہمارے صوبے کا نام اٹھا رہیں آئینی ترمیم کے ذریعے تبدیل کر کے خیبر پختونخوا رکھ دیا گیا۔ (تالیاں) صوبائی خود مختاری ملنے کے باعث ہماری مالی اور انتظامی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہوتا گیا مگر صوبائی حکومت کو اپنے وسائل اپنی ترجیحات کے مطابق استعمال کرنے کا حق حاصل ہو گیا۔

جناب سپیکر! جس طرح ہماری جمہوری جدوجہد کے نتیجے میں اٹھا رہیں آئینی ترمیم کا متفقہ طور پر منظور ہونا جمہوریت کی واضح فتح ہے۔ اسی طرح مارچ 2012 میں سینیٹ کے شفاف انتخابات ہماری جمہوریت پسندی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ تمام ممبران صوبائی اسمبلی نے اپنی اپنی پارٹی کی قیادت کی ہدایات کے مطابق اپنا آئینی حق استعمال کیا جن کے شفاف کردار کی ہر سطح پر تعریف کی گئی۔ میں سینیٹ کے انتخابات میں صدر مملکت جناب آصف علی زرداری، وزیر اعظم جناب یوسف رضا گیلانی، جناب اسفندیار

ولی خان صاحب اور خیبر پختونخوا کے ہر دلعزیز وزیر اعلیٰ جناب امیر حیدر ہوتی اور دیگر قائدین کے کردار کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! پن بجلی کے خالص منافع کا مسئلہ عرصہ دراز سے التواء میں تھا۔ ہماری مخلوط حکومت نے ثالثی ٹریبونل کی جانب سے 110 ارب روپے کے ایوارڈ پر عملدرآمد کرانے میں کامیابی حاصل کی۔ اس دیرینہ تصفیہ طلب مسئلے کے حل کے بعد صوبے میں پن بجلی کے نئے منصوبے شروع کرنے کے علاوہ ترقیاتی عمل کو بھی فروغ حاصل ہوا۔ اس مسئلے کے حل کیلئے ہمارے صوبے کی تمام سیاسی قیادت نے جس بیچختی کا اظہار کیا اس کیلئے صوبائی حکومت ان کی بھی شکر گزار ہے۔ اس معزز ایوان کو یہ بتانا ضروری ہے کہ صوبائی حکومت کی ٹیم کی انتھک کوششوں کے سبب پن بجلی کے منجمد خالص منافع کو ایک معقول سطح پر لانے اور بقایا جات کی واپسی کیلئے وزارت خزانہ حکومت پاکستان کے ساتھ گفت و شنید پر کافی پیش رفت ہوئی ہے اور انشاء اللہ عنقریب یہ مسئلہ بھی حل کر لیا جائے گا۔ صوبائی حکومت کی ٹیم کی کوشش سے تیل و گیس کی پالیسی برائے سال 2012 میں ضروری ترامیم شامل کروائی گئیں جس کے نتیجے میں نہ صرف صوبے کے تیل و گیس کے ذخائر پر صوبے کا حق تسلیم کروایا گیا بلکہ ان ذخائر کے محاصل میں بھی خاطر خواہ اضافہ یقینی بنایا گیا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! قدرتی آفات اور حادثات کی صورت میں عوام کو فی الفور ریلیف فراہم کرنے کیلئے پشاور میں 1122 کا ادارہ قائم کیا گیا۔ اس ادارے کی کارکردگی نہایت مثبت رہی۔ عوام میں اس کی بھرپور پذیرائی کے پیش نظر صوبائی حکومت نے ضلع مردان میں بھی اس ادارے کی شاخ قائم کر دی ہے جس کا جناب وزیر اعلیٰ صاحب جون کے آخری ہفتے میں افتتاح کریں گے۔ علاوہ ازیں صوبے میں مینگوورہ، ایبٹ آباد، بنوں اور ڈی آئی خان میں بھی اگلے مالی سال میں انشاء اللہ یہ سروس فراہم کی جائے گی۔ (تالیاں) صوبے کے باقیماندہ اضلاع میں بھی مرحلہ وار اس سروس کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر! یہ امر باعث مسرت ہے کہ ہماری حکومت نے بجٹ کی تیاری کے عمل کو معزز ممبران، دانشوروں، صحافیوں، این جی اوز اور معاشرے کے دیگر طبقوں تک وسعت دی ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ کی تیاری کے سلسلے میں مردان، پشاور اور ایبٹ آباد میں پری بجٹ سیمینار منعقد کئے گئے جن

میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد سے مشاورت کی گئی۔ ہم نے اس معزز ایوان کے اراکین کو تمام پری۔بجٹ سیمینار میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ بعض معزز ممبران اپنی مصروفیات کے سبب تشریف نہیں لاسکے لیکن جناب سپیکر! آپ خود پشاور کے پری۔بجٹ سیمینار میں تشریف لائے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمیں کئی امور پر شدید تنقید کا بھی سامنا کرنا پڑا مگر ہم نے اس تنقید کو اپنے لئے رہنما اصول کے طور پر نہ صرف قبول کیا بلکہ مثبت تجاویز کا جائزہ لیا گیا اور ان میں سے کئی تجاویز کو آئندہ مالی سال کے بجٹ کا حصہ بھی بنا دیا گیا۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرنے سے قبل یہ مناسب ہو گا کہ رواں مالی سال کے Revised estimates اس معزز ایوان کے سامنے پیش کئے جائیں۔ سال 2011-12 کے اخراجات جاریہ کا تخمینہ 149 ارب روپے تھا جو کہ Revised estimates میں بڑھ کر 161 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اضافے کی بڑی وجہ تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ، اٹھارہویں ترمیم کے نتیجے میں تحلیل ہونے والے محکموں کے سٹاف کی تنخواہیں، سٹیبل پولیس فورس اور پولیس میں کام کرنے والے سابقہ فوجیوں کے کنٹریکٹ میں توسیع اور ریلیف کی سرگرمیوں کیلئے فنڈز کی فراہمی ہے۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال کے دوران مجموعی طور پر 6 ہزار 902 آسامیاں پیدا کی گئیں جن میں 4 ہزار 957 ضلعی سطح پر اور ایک ہزار 945 آسامیاں صوبائی سطح پر پیدا کی گئیں۔ ضلعی سطح پر 3 ہزار 814 آسامیاں پرائمری سکولوں کے قیام، پرائمری سے مڈل، ہائی سکولوں کا قیام، ہائی سے ہائر سیکنڈری سکولوں کی درجہ بندی، ہائر سیکنڈری سکولوں میں سائنس کلاسوں کے اجراء کلسٹر ہاسٹلز کے قیام اور ہائی سکولوں کیلئے اضافی آسامیاں پیدا کی گئیں۔

جناب سپیکر! شاہراہ قراقرم پر گزشتہ دنوں نہایت افسوسناک واقعات پیش آئے جن میں نہ صرف قیمتی جانوں کا ضیاع ہوا بلکہ شمالی علاقوں میں امن وامان کی صورت حال پر بھی منفی اثرات پڑے۔ صوبائی حکومت نے ایسے ناخوشگوار واقعات کی روک تھام کیلئے کنٹریکٹ بنیادوں پر 150 آسامیاں پیدا کی ہیں جن پر سابقہ فوجیوں کو تعینات کیا جائیگا۔ یہ فورس شاہراہ قراقرم پر پٹرولنگ کے فرائض انجام دے گی اور اس تاریخی شاہراہ پر سفر کرنے والوں کی جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جائیگا۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کی اجازت سے رواں مالی سال 2011-12 کے ترقیاتی پروگرام کا ایک مختصر جائزہ پیش کروں گا۔ رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کا ابتدائی حجم 85 ارب 14 کروڑ 10 لاکھ روپے تھا

جبکہ نظر ثانی شدہ تخمینہ 84 ارب 47 کروڑ 36 لاکھ 28 ہزار روپے رہا۔ نظر ثانی شدہ اخراجات میں پی ایس ڈی پی کے 5 ارب 37 کروڑ 65 لاکھ 55 ہزار روپے بھی شامل ہیں۔ صوبائی ترقیاتی پروگرام کیلئے 69 ارب 2 کروڑ 83 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے جس کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 71 ارب 58 کروڑ 25 لاکھ 59 ہزار روپے رہا اور اخراجات کی شرح %104 رہی۔ بیرونی امداد کے تعاون سے مکمل کئے جانے والے منصوبوں کیلئے 16 ارب 11 کروڑ 27 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ نظر ثانی شدہ رقم 7 ارب 51 کروڑ 45 لاکھ 14 ہزار روپے رہی اور اس طرح اخراجات کی شرح %47 رہی۔ رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں منصوبوں کی کل تعداد ایک ہزار 35 تھی۔ ان میں 632 جاری اور 403 نئے منصوبے تھے، ان منصوبوں میں سے رواں مالی سال کے اختتام تک انشاء اللہ 296 منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! ہماری ترجیحات میں تعلیم کا فروغ سرفہرست ہے۔ رواں مالی سال میں تعلیم کے شعبہ میں 96 منصوبوں کیلئے 12 ارب 6 کروڑ 68 لاکھ 46 ہزار روپے مختص کئے گئے۔ حاصل شدہ اہداف کی تفصیل کچھ یوں ہے:

- 10 ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری اور 70 مڈل سکولوں کو ہائی کادر جہ دیا گیا۔
- 130 نئے پرائمری سکولوں کے قیام کے علاوہ 350 پرائمری سکولوں میں بنیادی ضروریات فراہم کی گئیں۔
- 4 لاکھ 92 ہزار طالبات کو وظائف اور 47 لاکھ طلباء و طالبات کو مفت درسی کتب فراہم کی گئیں۔

(تالیاں)

- 30 سیکنڈری سکولوں کی تعمیر نو کی گئی اور مختلف اضلاع کے پرائمری، مڈل و سیکنڈری سکولوں میں 700 اضافی کلاس رومز تعمیر کئے گئے۔ اس علاوہ 30 مکتب سکولوں کو باقاعدہ پرائمری سکولوں میں تبدیل کیا گیا۔
- صوبے میں طالبات کے 7 اور طلباء کیلئے 5 نئے ڈگری کالج قائم کئے گئے اور 53 گورنمنٹ کالجوں میں چار سالہ Bachelor's of Science کلاسوں کا آغاز کیا گیا۔
- جناب سپیکر! صوبائی حکومت نے صحت کے شعبہ کیلئے رواں مالی سال میں 122 منصوبوں کیلئے 6 ارب 75 کروڑ 28 لاکھ روپے مختص کئے۔ حاصل شدہ اہداف کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

- ڈیرہ اسماعیل خان، ٹانک اور چارسدہ کے اضلاع میں ضلعی ہسپتالوں کی تعمیر مکمل کی گئی۔
- چکدرہ، تخت بھائی اور شہبدر میں کیٹیگری۔ سی ہسپتالوں کی تکمیل کے علاوہ پانچ 'BHU' کو RHC' s میں اپ گریڈ کیا گیا۔

• یرقان کے تقریباً 8000 اور کینسر کے تقریباً 500 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال میں حکومت نے شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر و مرمت کیلئے اپنے وسائل کے علاوہ بیرونی امداد سے بھی کئی منصوبے شروع کئے جن میں سے کئی منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ کچھ منصوبے اختتامی مراحل میں ہیں۔ مالی سال 2011-12 میں اس شعبے کے 134 منصوبوں کیلئے 12 ارب 72 کروڑ روپے مختص کئے گئے جس سے 419 کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر و کشادگی اور 14 پلوں کی تعمیر مکمل کی گئی۔ علاوہ ازیں شہری ترقیاتی پروگرام کے تحت پشاور میں کئی منصوبوں پر تعمیراتی کام کی رفتار کو مزید تیز کیا گیا تاکہ پشاور میں ٹریفک کے موجودہ دباؤ کو کم کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال میں پینے کے صاف پانی اور نکاسی آب کے 16 منصوبوں کیلئے 3 ارب 66 کروڑ 14 لاکھ روپے سے Water supply کے 914 چھوٹے اور بڑے جبکہ ضلع نوشہرہ میں Sanitation کا ایک بڑا منصوبہ مکمل کیا گیا۔ اس کے علاوہ پانی کے معیار کو جانچنے کیلئے تین ریجنل لیبارٹریز کی تکمیل ہوئی۔

جناب سپیکر! پن بجلی کے شعبے میں رواں مالی سال میں 36 میگاواٹ کے حامل درال خوڑ منصوبے کا آغاز کرنے کے علاوہ 13 نئے بجلی گھروں کی تعمیر کیلئے ابتدائی جائزہ رپورٹس تیار کرنے کا عمل شروع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! آبپاشی کے شعبے کیلئے 5 ارب 8 کروڑ 82 لاکھ روپے مختص کئے گئے اور درج ذیل اہداف حاصل کئے گئے:

- بلائٹ ایریگیشن منصوبے کو مکمل کیا گیا جس سے تقریباً 11 ہزار 400 ایکڑ زمین سیراب ہوگی۔
- 80 ٹیوب ویلوں کی تنصیب کی گئی جس سے تقریباً 5 ہزار ایکڑ رقبے کو فائدہ ہوگا۔
- ضلع کرک میں کرک اور لوغر، ضلع ہری پور میں خیر باڑہ جبکہ ضلع نوشہرہ میں جبہ خٹک ڈیموں کی تعمیر کا آغاز کیا گیا۔ ان چھوٹے ڈیموں کی تکمیل سے ان اضلاع میں تقریباً 5 ہزار 200 ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا۔

- 60 کلو میٹر نہری سڑکوں کی تعمیر مکمل کی گئی۔
  - 8 چھوٹے ڈیموں کی ابتدائی جائزہ رپورٹس کا کام مکمل کیا گیا۔
- جناب سپیکر! رواں مالی سال کے دوران سرکاری ملازمین اور عوام کیلئے کوہاٹ، ایبٹ آباد اور پشاور کے اضلاع میں نئی ہاؤسنگ سکیموں کا آغاز کیا گیا جبکہ ضلع پشاور میں خزانہ کے مقام پر وفاقی حکومت سے سرکاری ملازمین کیلئے خریدے گئے مکانات کو مکمل کرنے کیلئے منصوبے کا اجراء کیا۔ اس شعبے کو 82 کروڑ 56 لاکھ روپے فراہم کئے گئے۔
- جناب سپیکر! زراعت کے شعبے کے 71 منصوبوں کیلئے کل ایک ارب 19 کروڑ 73 لاکھ روپے مختص کئے گئے۔ حاصل شدہ اہداف کی تفصیل کچھ یوں ہے:
- 412 آبپاشی کی کھالوں کو بہتر بنایا گیا اور 101 نئے ڈگ ویل لگائے گئے۔
  - ایک ہزار 941 ایکڑ رقبے پر مختلف میوہ جات کے باغات لگائے گئے۔
  - 8 ہزار کسانوں کو جدید زراعت کی تربیت دی گئی اور تقریباً 8 لاکھ جانوروں کا علاج کیا گیا۔
- جناب سپیکر! تنظیم سائل و المحروم کے منصوبے کے تحت کینسر کے 204 امراض چشم کے دو ہزار 285 گردے کے امراض میں مبتلا 500 مریضوں اور 329 طبی کمیٹیوں کے انعقاد سے مزید 89 ہزار مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ صوبے بھر میں ہنر سکھانے کے 100 مراکز قائم کئے گئے جن میں دو ہزار بیواؤں اور یتیم بچوں کو مختلف ہنر میں تربیت دی گئی اور پرائمری اور میٹرک کی سطح پر 4 ہزار 900 یتیم بچوں کو وظائف دیئے گئے۔ علاوہ ازیں باچا خان تحفیف غربت پروگرام کے تحت 898 دیہی تنظیمیں بنائی گئیں 3 ہزار لوگوں کو مختلف شعبہ جات میں تربیت دی گئی، ایک ہزار 400 لوگوں کو چھوٹے قرضہ جات دیئے گئے اور انفراسٹرکچر کے 266 چھوٹے منصوبے مکمل کئے گئے۔
- جناب سپیکر! ضلعی حکومتوں کو ترقیاتی فنڈز کی مد میں ایک ارب 52 کروڑ 3 لاکھ روپے فراہم کئے گئے اور تعمیر خیر پختہ ننوا پروگرام کے ذریعے معزز ممبران اسمبلی کو مجموعی طور پر 2 ارب 73 کروڑ 94 لاکھ روپے فراہم کئے گئے۔
- جناب سپیکر! بینک آف خیبر صوبے کا واحد مالیاتی ادارہ ہے جس نے صوبائی حکومت کی عمدہ پالیسیوں کے نتیجے میں رواں مالی سال کے دوران بھی اپنی کامیابیوں کا سفر جاری رکھا۔ صوبائی حکومت کی سرپرستی اور بینک کے معاملات میں غیر سیاسی طرز عمل کے باعث بینک کے مجموعی اثاثے 50 ارب

روپے سے بڑھ کر 68 ارب روپے ہو گئے، اس طرح اضافہ 36 فیصد رہا۔ ایڈوانسز: 18 ارب روپے سے بڑھ کر 22 ارب روپے ہو گئے اور اضافہ 22 فیصد رہا۔ ڈیپازٹس 36 ارب روپے سے بڑھ کر 45 ارب روپے ہو گئے اور یوں اضافہ 25 فیصد رہا۔ مجموعی منافع ٹیکس کی کٹوتی کے بعد 87 کروڑ 20 لاکھ روپے رہا جو گزشتہ سال کی نسبت 55 فیصد زیادہ ہے۔ Remittances میں 57 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا جو کہ 8.17 ارب روپے سے بڑھ کر 12.83 ارب روپے ہو گئے۔ بینک کی قیادت کی بہتر بنکاری، عمدہ کارکردگی اور مخلصانہ خدمات کی بناء پر بینک کی برانچیں جو کہ 2008-09 میں صرف 34 تھیں اب بڑھ کر 67 ہو گئی ہیں اور انشاء اللہ یہ برانچیں 79 تک پہنچ جائیں گی جو کہ اس کی پیشہ ورانہ ترقی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر! اب میں آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ آئندہ مالی سال میں صوبے کو حاصل ہونے والے کل محاصل کا تخمینہ 303 ارب روپے ہے جو رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 22 فیصد زیادہ ہے جبکہ اخراجات کا تخمینہ بھی 303 ارب روپے ہے، اس طرح یہ ایک متوازن بجٹ ہے۔ جناب سپیکر! مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں پورے صوبے میں نہ کوئی نیا ٹیکس لگا یا گیا ہے نہ ہی موجودہ ٹیکسوں میں کوئی رد و بدل کیا گیا ہے۔ (تالیاں) اور نہ ہی آئندہ دوران مالی سال حکومت کا کوئی نیا ٹیکس لگانے کا ارادہ ہے۔ (تالیاں) اطمینان بخش امر یہ ہے کہ آئندہ مالی سال کیلئے 74 ارب 20 کروڑ روپے کا ریکارڈ ترقیاتی پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال کے محصولات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

- مرکزی ٹیکسوں میں سے صوبے کو 183 ارب 68 کروڑ 49 لاکھ 37 ہزار روپے ملیں گے جو رواں مالی سال کی نسبت 22 فیصد زیادہ ہے۔
- دہشت گردی کے خلاف جنگ کے اخراجات کے طور پر 22 ارب 7 کروڑ 10 لاکھ 58 ہزار روپے ملیں گے جو رواں مالی سال کی نسبت 22 فیصد زیادہ ہیں۔
- صوبے کے جنوبی اضلاع میں تیل و گیس کی پیداوار اور رائلٹی کی مد میں 22 ارب 15 کروڑ 75 لاکھ 43 ہزار روپے ملیں گے جو رواں مالی سال کی نسبت 60 فیصد زیادہ ہیں۔

(تالیاں)

- سرو سز پر جنرل سیلز ٹیکس سے 9 ارب 88 کروڑ 63 لاکھ 94 ہزار روپے ملنے کی توقع ہے جبکہ صوبے کے اپنے محاصل سے 7 ارب 81 کروڑ 22 لاکھ 21 ہزار روپے ملیں گے۔ بجلی کے خالص منافع کی مد میں 6 ارب روپے ملیں گے جبکہ بجلی کے خالص منافع کے بقایا جات 25 ارب روپے ملیں گے۔
- صوبے میں واقع اپنے وسائل سے قائم شدہ پن بجلی گھروں سے 2 ارب 40 کروڑ 24 لاکھ 44 ہزار روپے ملیں گے۔
- دیگر متفرق وسائل سے 47 کروڑ 74 لاکھ 3 ہزار روپے ملنے کی توقع ہے۔
- Foreign Project Assistance سے 23 ارب 25 کروڑ 80 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔
- جناب سپیکر، آئندہ مالی سال میں اخراجات کا تخمینہ 303 ارب روپے ہے جس میں 191 ارب 60 کروڑ روپے اخراجات جاریہ کیلئے مختص کئے گئے ہیں جو گزشتہ سال کی نسبت تقریباً 29 فیصد زیادہ ہیں، چیدہ چیدہ اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے:
- صحت کیلئے 10 ارب 33 کروڑ 3 لاکھ 74 ہزار روپے۔
- تعلیم کیلئے 6 ارب 7 کروڑ 16 لاکھ 83 ہزار روپے۔
- پولیس کیلئے 23 ارب 35 کروڑ 56 لاکھ 13 ہزار روپے۔
- ایریگیشن کیلئے 2 ارب 79 کروڑ 99 لاکھ 13 ہزار روپے۔
- فنی تعلیم اور افرادی تربیت کیلئے ایک ارب 73 کروڑ 26 لاکھ 92 ہزار روپے۔
- زراعت کیلئے ایک ارب 23 کروڑ 86 لاکھ 66 ہزار روپے۔
- ماحولیات کیلئے ایک ارب 11 کروڑ 72 لاکھ 83 ہزار روپے۔
- مواصلات و تعمیرات کیلئے 2 ارب 45 کروڑ 64 لاکھ 83 ہزار روپے۔
- پنشن کیلئے 21 ارب 58 کروڑ 17 لاکھ 96 ہزار روپے۔
- ضلعی حکومتوں کی تنخواہ اور دیگر اخراجات کیلئے 83 ارب 83 کروڑ 92 لاکھ 64 ہزار روپے۔
- گندم پر Subsidy کیلئے 2 ارب 50 کروڑ روپے۔
- قرضوں پر مارک اپ کی ادائیگی کیلئے 9 ارب 56 کروڑ 30 لاکھ روپے۔



جناب سپیکر! اب میں آپ کی اجازت سے مالی سال 13-2012 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! 2008 میں جب موجودہ مخلوط حکومت نے اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں تو صوبے کے ترقیاتی بجٹ میں صوبے اور ضلعوں کے ADP کا سائز 28 ارب 36 کروڑ 62 لاکھ روپے تھا۔ اگرچہ ایک طرف ہمیں سیکورٹی چیلنجز کا سامنا تھا تو دوسری طرف اپنے صوبے کی اقتصادی و معاشی مشکلات کو حل کرنے کیلئے درست سمتوں کا انتخاب بھی کرنا پڑا۔ ہم نے ترقیاتی پروگراموں پر ایک جامع حکمت عملی کے تحت عمل درآمد کیا۔ اسی تناظر میں ہم نے ترجیحات کو مد نظر رکھتے ہوئے Comprehensive Economic Growth Strategy اور Development Strategy جیسے لائحہ عمل ترتیب دیئے۔ انہی پروگراموں کے تحت ہم نے تمام اضلاع اور ہر شعبہ میں ہزاروں منصوبہ جات شروع کئے تاکہ صوبہ بھر میں سماجی و معاشی ترقی کے ایک نئے دور کا آغاز ہو۔ الحمد للہ، جناب سپیکر، آج صوبے اور ضلعوں کا ترقیاتی بجٹ 162 فیصد بڑھ کر 74 ارب 20 کروڑ روپے ہو گیا ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! موجودہ حالات میں جبکہ صوبہ ایک طرف عسکریت پسندی اور دہشت گردی کی پیٹ میں رہا تو دوسری طرف اسے موسمی تغیرات اور قدرتی آفات کا بھی سامنا رہا۔ میں اس معزز ایوان کی طرف سے ان تمام International Development Partners کا ہاتھ دل سے شکر گزار ہوں جو اس آزمائش کی گھڑی میں ہمارے شانہ بہ شانہ کھڑے رہے۔

جناب سپیکر! 2008 میں بیرونی امداد کا بجٹ 4 ارب 61 کروڑ 71 لاکھ روپے تھا جس میں 83 فیصد قرضہ اور 17 فیصد گرانٹ تھی۔ آئندہ مالی سال کیلئے بیرونی بجٹ 6 گنا بڑھ کر 23 ارب 25 کروڑ 80 لاکھ روپے ہو گیا ہے (تالیاں) جس میں 84 فیصد گرانٹ اور صرف 16 فیصد قرضہ ہے۔

(تالیاں) بیرونی امداد میں یہ اضافہ موجودہ حکومت کی پالیسیوں پر Development Partners کے اعتماد کا مظہر ہے اور اس اعتماد کی بڑی وجہ فنڈز کے استعمال میں شفافیت، اعلیٰ حکمت عملی اور عمدہ مانیٹرنگ ہے۔ میں اس معزز ایوان کی وساطت سے برطانیہ، امریکا، ناروے، جاپان، اٹلی، جرمنی اور سوئٹزر لینڈ کی حکومتوں کا شکر یہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ورلڈ بینک، UNDP، ورلڈ فوڈ پروگرام،

ADB یورپی یونین اور دیگر عالمی اداروں کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے صوبے کی سماجی و معاشی ترقی کیلئے بھرپور تعاون جاری رکھا۔

جناب سپیکر! سالانہ ترقیاتی پروگرام 13-2012 کے چیدہ چیدہ نکات یہ ہیں:

- سالانہ ترقیاتی پروگرام کا کل حجم 97 ارب 45 کروڑ 80 لاکھ روپے ہے۔
- آئندہ مالی سال کا صوبائی ترقیاتی پروگرام 74 ارب 20 کروڑ روپے پر محیط ہے جو کہ رواں مالی سال کے منظور شدہ تخمینے سے 7 فیصد زیادہ ہے۔
- صوبائی پروگرام 940 منصوبوں پر مشتمل ہے جن میں 667 جاری اور 273 نئے منصوبے شامل ہیں۔

- یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 13-2012 کی تیاری میں ہم نے زیادہ رقوم جاری منصوبوں کیلئے مختص کیں تاکہ ان کی فوری تکمیل سے نہ صرف عوام الناس کو فائدہ پہنچے بلکہ آنے والی حکومت کیلئے بھی Liabilities کم ہوں۔

جناب سپیکر! تعلیم موجودہ حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہے۔ اس شعبے میں شامل 90 منصوبوں کیلئے مالی سال 13-2012 میں 12 ارب 18 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں اور درج ذیل چیدہ چیدہ اہداف حاصل کئے جائیں گے:

- 50 پرائمری سکولوں کو مڈل، 50 مڈل سکولوں کو ہائی اور 25 ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دیا جائے گا۔

(تالیاں)

- 500 اضافی کلاس رومز تعمیر کئے جائیں گے۔
- 100 نئے پرائمری سکول تعمیر کئے جائیں گے۔
- 50 ہائی سکولوں میں سائنس اور 245 سکولوں میں آئی ٹی لیبارٹریز قائم کی جائیں گی۔
- ہری پور، ہنگو، چارسدہ، بگلرام اور کرک کے اضلاع میں ماڈل سکولوں کی تعمیر کا آغاز کیا جائے گا۔

- طالبات کیلئے 8 اور طلباء کیلئے 6 ڈگری کالجوں کی تکمیل ہوگی۔
- 154 کالجوں کو کتابیں، فرنیچر اور کھیلوں کا سامان فراہم کیا جائے گا۔

- 55 کالجوں میں چار سالہ Bachelors of Science پروگرام متعارف کرایا جائے گا۔

گا۔

جناب سپیکر! صحت کا شعبہ Preventive اور Promotive Programmes پر مشتمل ہے۔ اس شعبے کے 89 منصوبہ جات کیلئے 7 ارب 57 کروڑ 51 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور متوقع اہداف کچھ اس طرح ہیں:

- مختلف اضلاع میں کیٹنگری ڈی کے نو اور سی کے تین ہسپتالوں کی تعمیر کی جائے گی۔
- چار کیٹنگری سی اور چار کیٹنگری ڈی ہسپتالوں کیلئے طبی آلات و مشینری خریدی جائے گی۔
- شہید ذوالفقار علی بھٹو میڈیکل کالج پر کام کا آغاز کیا جائے گا۔

(تالیاں)

- پشاور میں زچہ و بچہ کیلئے نئے ہسپتال کی تعمیر مکمل کی جائے گی۔
  - ڈی ایچ کیو ہسپتال بٹخیلہ کی از سر نو تعمیر اور جدید سہولیات فراہم کی جائیں گی۔
- یہاں میں عرض کرتا چلوں کہ شعبہ صحت میں اس سال نجی شعبے کے ساتھ باہمی اشتراک کے ذریعے کینسر کے 800 مریضوں کا مفت علاج کیا جائے گا (تالیاں) اور ترقیاتی پروگرام کے تحت پیپائٹس سی اور بی میں بتلا 14 ہزار مریضوں کو مفت علاج کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ (تالیاں) اس کے علاوہ Dengue Fever کے تدارک کیلئے کثیر لاگت سے ایک نیا منصوبہ شروع کیا جائے گا۔
- جناب سپیکر! صوبہ خیبر پختونخوا میں خواتین کی آبادی کا تناسب تقریباً نصف ہے، اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ حکومت نے Gender Balance کی اہمیت کو تقریباً ہر شعبے میں اجاگر کیا اور ایسے منصوبہ جات شروع کئے جن سے خواتین کو سماجی و معاشی استحکام حاصل ہوگا اور وہ زندگی کے ہر شعبے میں مردوں کے شانہ بہ شانہ اپنا کردار ادا کریں گی۔ محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین صوبے بھر کے فلاحی مراکز میں بے سہارا یتیم بچوں اور خواتین کو پناہ اور ہنر کی تربیت، معذور افراد کیلئے ماہانہ وظائف، منشیات کے عادی افراد کا علاج اور خصوصی افراد کی خود کفالت کیلئے موثر اقدامات کرے گا (تالیاں) اس شعبے کے 27 منصوبہ جات کیلئے 49 کروڑ 28 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن سے فنی تربیت کے دس مراکز، پچاس یتیم بے سہارا بچوں و بچیوں کو فلاحی مراکز میں تعلیم و تربیت اور رہائش، 2 ہزار 500 بے سہارا غریب خواتین کو مختلف ہنر سکھانے کے علاوہ 90 معذور بچوں کو خصوصی تعلیم دی جائے گی۔

جناب سپیکر! محکمہ بہبود آبادی بڑھتی ہوئی آبادی کے تدارک کیلئے عملی اقدامات کرنے کے ساتھ ساتھ زچہ و بچہ کی مناسب نگہداشت کیلئے جامع اور مربوط منصوبوں پر کام کرے گا جن میں دو راقدادہ علاقوں میں سہولیات کی فراہمی اور خصوصی مراکز کے قیام کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ مردان اور بونیر کے اضلاع میں زچہ و بچہ کی صحت کیلئے نئے سفرز بنائے جائیں گے۔ (تالیاں) آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے چار منصوبوں کیلئے 18 کروڑ 30 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر، صوبائی حکومت کھیلوں کے فروغ، تاریخی عمارات کی بحالی، سیاحوں کیلئے سہولیات اور نوجوانوں کیلئے صحتمند سرگرمیوں کے مراکز قائم کرنے کیلئے جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ نئے منصوبے بھی شروع کرے گی۔ اس شعبے کے 39 منصوبوں کیلئے 68 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! صوبائی حکومت اقلیتوں کے حقوق و ترقی کیلئے کئی اقدامات کر رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے میں نئے منصوبوں کے ذریعے اقلیتی برادری کے تعلیمی اداروں، رہائشی علاقوں اور مذہبی مقامات کی مرمت و بحالی کے ساتھ ساتھ فنی مہارت اور نادار طلباء کیلئے وظائف کے پروگرام بھی شامل ہیں۔ اس شعبے کے کل 11 منصوبوں کیلئے 10 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت آئندہ مالی سال میں جاری منصوبوں کی تکمیل کے علاوہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کیلئے منصوبہ جات شروع کرے گی۔ صوبے کے مختلف اضلاع میں 574 کلومیٹر پختہ سڑکیں اور 31 پل تعمیر کئے جائیں گے۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 94 منصوبوں کیلئے 9 ارب 73 کروڑ 63 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! گزشتہ کئی سالوں سے دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی طرف منتقلی کے رجحان میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے جس سے شہری علاقوں پر آبادی کا بوجھ بڑھ گیا ہے۔ پشاور شہر میں ٹریفک اور آمدورفت کے مسائل حل کرنے کیلئے جاری دو اہم منصوبہ جات ارباب سکندر خان خلیل فلائی اوور اور مولانا مفتی محمود فلائی اوور کا افتتاح انشاء اللہ بالترتیب 14 اگست 2012 اور 14 اگست 2013 کو کیا جائے گا۔ (تالیاں) اس کے علاوہ چار سدہ روڈ سے چنگی روڈ تک کا کام مکمل کیا جائے گا جبکہ چنگی روڈ سے ورسک روڈ تک رنگ روڈ کیلئے زمین کا حصول اور تعمیر کا بھی آغاز کیا جائے گا۔ مزید براں وفاقی حکومت

نے بھی ناردرن بائی پاس جیسے اہم منصوبے کیلئے ایک ارب 30 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 14 منصوبوں کیلئے 3 ارب 40 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت 121 فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال ہاؤسنگ کے شعبہ میں متعدد منصوبوں پر ترقیاتی کاموں کا آغاز کیا جائے گا۔ جاری منصوبوں پر خصوصی توجہ دی جائے گی جبکہ نئے منصوبوں میں ضلع نوشہرہ کے علاقہ جلوزئی میں سیلف فنانس کی بنیاد پر نئی ہاؤسنگ سکیم شروع کی جائے گی۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے دس منصوبوں کیلئے ایک ارب 85 کروڑ 40 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت اپنے شہریوں کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 17 منصوبوں کیلئے 3 ارب 19 کروڑ 45 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ رواں مالی سال کی نسبت اس شعبہ کو 34 فیصد زیادہ رقم فراہم کی جائے گی۔ اس شعبے کے اہداف درج ذیل ہیں:

- Water Supply کے 524 چھوٹے اور درمیانے درجے کے منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔
- Greater Water Supply Scheme ایسٹ آباد، Gravity Water Supply Scheme، بٹخیلہ جبکہ چترال اور دروش میں پینے کے پانی کے دو منصوبوں کی تکمیل متوقع ہے۔
- 486 منصوبوں کے تحت صوبے بھر میں بوسیدہ پائپ تبدیل کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! گزشتہ چند سالوں سے پورا ملک توانائی کے بحران سے دوچار ہے اور اسی کیفیت کا سامنا ہمارے صوبے کو بھی رہا۔ اس بحران کی وجہ سے نہ صرف صوبے کی بیشتر صنعتیں جمود کا شکار ہیں بلکہ بیروزگاری میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس بحران سے نمٹنے کیلئے پن بجلی کی ترقی صوبائی حکومت کی ترجیحات میں خاص اہمیت کا حامل رہی۔ یہی وجہ ہے کہ آئندہ مالی سال پانچ نئے منصوبوں پر کام کا آغاز کیا جائیگا جن میں کوٹو، کروڑا، جوڑی، مثلتان اور لاوی شامل ہیں۔ (تالیاں) ان منصوبوں کی تکمیل سے مجموعی طور پر 200 میگا واٹ بجلی پیدا ہوگی۔ یہاں میں ذکر کرتا چلوں کہ صوبائی ترقیاتی پروگرام کے علاوہ اس شعبے کو ہائیڈل ڈویلپمنٹ فنڈ اور ایشیائی ترقیاتی بینک سے معاہدے کے تحت خطیر رقم بھی میساجی جائیں گی۔ انشا اللہ ان منصوبوں کی تکمیل سے نہ صرف لوڈ شیڈنگ میں کمی ہوگی بلکہ صوبے کے محاصل

میں بھی کثیر اضافہ ہوگا۔ (تالیاں) آئندہ مالی میں سال اس شعبے کے 15 منصوبوں کیلئے ایک ارب 13 کروڑ 74 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال محکمہ آبپاشی نئے ڈیموں کی تعمیر، قابل عمل منصوبوں کی تیاری، نہروں کی پختگی، ٹیوب ویلوں کی تنصیب، سیم و تھور کا خاتمہ، سیلاب سے بچاؤ کیلئے حفاظتی بندوں کی تعمیر و بحالی کے علاوہ ہائیڈرولاجیکل انفراسٹرکچر کی بہتری کے منصوبوں پر کام شروع کرے گا۔ اس شعبہ کے 91 منصوبوں کیلئے 2 ارب 85 کروڑ 83 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس شعبہ کے منصوبوں سے درج ذیل اہداف حاصل کئے جائیں گے:

- سیلاب سے متاثرہ امان درہ و منڈا ہیڈور کس اور تنگی لفٹ ایریگیشن منصوبوں کی بحالی کا کام مکمل کیا جائے گا۔ ضلع مردان میں بائرنی ایریگیشن کا منصوبہ مکمل کیا جائے گا جس سے 25 ہزار ایکڑ اراضی کو فائدہ ہوگا۔
  - 100 ٹیوب ویلوں کی تنصیب اور لفٹ ایریگیشن کی سکیموں سے مزید 8 ہزار ایکڑ اراضی کو آبپاشی کیلئے پانی مہیا ہوگا اور چار چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کا آغاز کیا جائے گا۔
  - ہیروشاہ اور اپر سوات کینال کی Remodeling کے منصوبہ جات کو مکمل کیا جائیگا جن سے 3 ہزار 300 ایکڑ زمین کو آبپاشی کیلئے پانی فراہم کیا جاسکے گا۔
- جناب سپیکر، زراعت کے شعبے کے 49 منصوبوں کیلئے ایک ارب 45 کروڑ 25 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے:
- 2 ہزار ایکڑ رقبے پر جدید آبی فواروں کا نظام نصب کیا جائے گا اور 3 ہزار ایکڑ رقبے کو لیزر ٹیکنالوجی کے ذریعے ہموار کیا جائے گا۔
  - ایک ہزار ایک سو ایکڑ رقبے پر پھلوں کے باغات لگائے جائیں گے اور 60 ڈگ ویل نصب کئے جائیں گے۔ 25 نئے بلڈوزر خریدے جائیں گے۔ 354 کھالوں کی حالت بہتر بنائی جائیگی۔ 8 ہزار کسانوں کو تربیت دی جائیگی۔ ماہی پروری کے 75 فارم قائم کئے جائیں گے۔ حیوانات کے علاج کیلئے 30 شفاخانے بنائے جائیں گے جہاں 15 لاکھ حیوانات کا علاج کیا جاسکے گا۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں حکومت تیز تر معاشی ترقی کیلئے صنعتی شعبہ میں دور رس اقدامات کرے گی۔ اس شعبے کے 81 منصوبوں کیلئے 2 ارب 51 کروڑ 55 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 6 فیصد زیادہ ہیں۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے:

- پشاور میں کارپٹنگ کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔
- ملاکنڈ، ایبٹ آباد، ہری پور اور مانسہرہ کے اضلاع میں نئی صنعتی بستیاں قائم کی جائیں گی۔

(تالیاں)

• پشاور، ہری پور، چارسدہ، مانسہرہ، ایبٹ آباد اور نوشہرہ کے اضلاع میں 436 گھریلو بائو گیس پلانٹس کی تنصیب مکمل ہوگی۔ (تالیاں) جن سے ان گھرانوں کی ایندھن کی ضروریات پوری ہوں گی۔ منصوبے کی کامیابی کی صورت میں اسے مزید وسعت دی جائے گی۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال کے دوران مختلف علاقوں میں معدنی وسائل کی دریافت کے ساتھ ساتھ ضلع بونیر میں Model Quarry قائم کی جائے گی۔ اسی طرح نجی شعبہ کی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کیلئے صوبے میں موجود قدرتی وسائل کا Exploration Data تیار کیا جائے گا۔ اس شعبہ کے نو منصوبوں کیلئے آئندہ مالی سال میں 51 کروڑ 71 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! ٹرانسپورٹ کے شعبے میں عوام کو آمدورفت اور تجارتی اشیاء کی نقل و حمل کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 13-2012 میں دس منصوبوں کیلئے کل 19 کروڑ 97 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ (تالیاں) اس شعبہ کے قابل ذکر منصوبوں میں پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان کے اضلاع میں ٹرک ٹرمینل قائم کرنے کیلئے زمین حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ابتدائی جائزہ رپورٹس بھی تیار کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں پشاور میں بڑھتی ہوئی ٹریفک کے مسائل کے حل کیلئے ایک جامع سٹڈی بھی کرائی جائے گی۔

جناب سپیکر! جنگلات صوبہ خیبر پختونخوا کا ایک قیمتی اثاثہ اور آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ آئندہ مالی سال کے دوران صوبے کے تمام اضلاع خصوصاً جنوبی اور بارانی علاقوں میں جنگلات کے فروغ اور جنگلی حیات کے تحفظ کیلئے متعدد منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے:

- 163 ایکڑ قصبہ پر مھکمانہ نرسریاں قائم کی جائیں گی جبکہ 19 ہزار ایکڑ قصبہ پر شجر کاری کی جائیگی۔

- پانچ ہزار ایکڑ رقبہ پر تخم ریزی کی جائیگی اور 2 ہزار 500 کلو میٹر سڑکوں کے کناروں پر شجر کاری کی جائیگی۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شعبہ جنگلات کے 66 منصوبوں کیلئے کل 57 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں ادارہ تحفظ ماحولیات صوبے کے تمام اضلاع میں ماحولیاتی محرکات و معلومات سے متعلق سرکاری افسران کو تربیت دے گا۔ اس کے علاوہ شمسی توانائی سے آراستہ Green Buildings کے منصوبہ کا آغاز کیا جائیگا۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 15 منصوبوں کیلئے 5 کروڑ 70 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت آئندہ مالی سال متعدد اضلاع میں مختلف اجناس ذخیرہ کرنے کے گودام تعمیر کرے گی تاکہ مقامی لوگوں کی ضرورت کے مطابق ان اجناس کی غذائیت کو طویل عرصے تک محفوظ رکھا جاسکے۔ اس شعبہ کے جاری منصوبوں کے علاوہ نئے منصوبوں کے تحت شانگلہ و کوہستان کے اضلاع میں اجناس ذخیرہ کرنے کے نئے گوداموں کی تعمیر کی جائے گی۔ اس شعبے کے 8 منصوبوں کیلئے 43 کروڑ 75 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں آزمائشی طور پر تین مزید ایف ایم ریڈیو سٹیشنز قائم کرنے کے علاوہ ایک ٹی وی سٹیشن کی تعمیر کا آغاز کیا جائے گا۔ (تالیاں) ٹی وی سٹیشن کے قیام کیلئے ابتدائی جائزہ رپورٹ پہلے ہی مکمل کی جا چکی ہے۔ اس شعبے کے دس منصوبوں کیلئے 21 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت مزدوروں اور محنت کشوں کی فلاح و بہبود، ان کو محفوظ ماحول مہیا کرنے اور مزدور بچوں و خواتین کو جبری مشقت سے نجات دلانے کیلئے انقلابی اقدامات کر رہی ہے۔ آئندہ مالی سال اس شعبے کے 3 منصوبوں کیلئے 7 کروڑ 23 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! خزانہ کے شعبہ میں محکمہ خزانہ کے علاوہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن اور محکمہ مالیات کے ترقیاتی منصوبوں کو ضم کیا گیا ہے۔ اس شعبے میں زیادہ تر توجہ جاری منصوبہ جات پر دی جائے گی۔ اس شعبے کے 17 منصوبوں کیلئے 8 ارب 15 کروڑ 98 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں 14 فیصد زیادہ ہیں۔



جناب سپیکر! علاقائی ترقی کے شعبے میں دو بڑے منصوبے کالا ڈھاکہ اور کوہستان علاقائی ترقیاتی پروگراموں کے ساتھ ساتھ RAHA project بھی اپنے اپنے علاقوں میں مختلف منصوبوں پر کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں نئے پروگراموں میں بین الاقوامی برادری کے تعاون سے ٹانک، لکی مروت اور ڈیرہ اسماعیل خان کے اضلاع میں ترقیاتی منصوبہ شروع کیا جائے گا جبکہ DFID کے تعاون سے ایک نئے منصوبے کے تحت صوبائی اصلاحاتی پروگرام کا دائرہ کار تمام اضلاع تک بڑھایا جائے گا۔ پشاور شہر کی صفائی و فراہمی و نکاسی آب کے مسائل کو جامع انداز سے حل کرنے کیلئے Water & Sanitation Company کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جو کہ نئے سال کے آغاز سے اپنے فرائض سنبھال لے گی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہو گا کہ صوبائی حکومت نے پہلی مرتبہ شہری ترقی کیلئے ایک پالیسی ساز ادارہ بنایا ہے جو کہ جدید نکات پر حکومتی محکمہ جات کی رہنمائی و تکنیکی معاونت فراہم کرے گا۔ اس شعبے کے 35 منصوبوں کیلئے 4 ارب 70 کروڑ 43 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں 22 جاری اور 12 نئے منصوبے شامل ہیں۔ اس شعبے کے دیگر اہداف کچھ اس طرح ہیں:

- 22 کلو میٹر پختہ سڑکیں اور 23 کلو میٹر دیہی سڑکیں تعمیر کی جائیں گی۔
- دیہی سطح پر مختلف قسم کے 281 منصوبہ جات مکمل کئے جائیں گے۔
- پھلوں، سبزیوں اور دیگر اجناس کے 2100 نمائشی پلاٹ بنائے جائیں گے۔

جناب سپیکر! باچا خان پروگرام برائے تحقیف غربت کے تحت 720 دیہی تنظیمیں بنائی جائیں گی اور 7 ہزار 600 لوگوں کو مختلف شعبوں میں تربیت دی جائیگی جبکہ ایک ہزار 500 افراد کو چھوٹے قرضے دیئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں 182 آبپاشی و واٹر سپلائی کے چھوٹے منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! موجودہ دور میں عالمی سطح پر غربت میں کمی کے پروگراموں کے ساتھ ساتھ سماجی تحفظ کے شعبہ کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے کیونکہ اس شعبے کے تحت مستحق افراد کو انسانی حقوق کی روشنی میں تعلیم، صحت، روزگار کے شعبہ جات میں امداد دی جاتی ہے۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات، حکومت جرمنی اور ILO کی تکنیکی معاونت سے اس شعبہ کیلئے ایک مربوط حکمت عملی بنانے کے علاوہ اصلاحاتی پروگرام شروع کرے گا۔ علاوہ ازیں پالیسی سازی میں تسلسل اور وسعت برقرار رکھنے کیلئے مختلف شعبہ جات کے Think Tank بھی بنائے جائیں گے جن میں ہر طبقہ فکر کو نمائندگی دی جائے گی۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ و ترقی کیلئے سنجیدگی سے کام کر رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں بائیو ٹیکنالوجی کے فروغ اور تحقیق کرنے والے اداروں میں آئی ٹی کے استعمال کے علاوہ ایبٹ آباد میں مزید ایک آئی ٹی پارک کی تعمیر کیلئے ابتدائی جائزہ رپورٹ تیار کرے گی۔ اس شعبے کے 29 منصوبوں کیلئے 59 کروڑ 38 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں 57 فیصد زیادہ ہے، 67 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! داخلہ کے شعبہ میں محکمہ پولیس اپنے روائے منصوبوں میں سے پولیس تھانوں، پوسٹوں اور لائسنز کے 31 منصوبے شروع کرے گا۔ جیلخانہ جات کے شعبے میں صوبہ بھر کے جیلوں میں سیکورٹی کے جدید نظام، شمسی توانائی سے حاصل ہونے والی بجلی کے آلات کے ساتھ پیسے کا صاف پانی مہیا کرنے کی مشینیں نصب کی جائیں گی۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 31 منصوبوں کیلئے 3 ارب 72 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! انصاف و قانون کے شعبے کے تحت مختلف اضلاع میں جوڈیشل کمپلیکس تعمیر کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ضلع پشاور میں جوڈیشل اکیڈمی کے قیام کیلئے زمین حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ ماسٹر پلان بھی بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ 17 اضلاع میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت Prosecutors/Attorneys اور Payroll Officers کے دفاتر تعمیر کئے جائیں گے۔ آئندہ مالی سال اس شعبے کے 16 منصوبوں کیلئے 46 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں 11 جاری اور 5 نئے منصوبے شامل ہیں۔

جناب سپیکر! محکمہ امداد، بحالی و آباد کاری اس سال تمام اضلاع میں قدرتی آفات سے بچاؤ کے منصوبے بنانے کے علاوہ کمیونٹی کی سطح پر بھی منصوبے بنائے گا اور اس سلسلے میں صوبے بھر میں متعلقہ افراد کو تربیت بھی دی جائے گی۔ علاوہ ازیں ناگہانی آفات سے بچاؤ کیلئے حفظ ماتقدم کے طور پر ایک ارب 20 کروڑ روپے محکمہ کو فراہم کئے جائیں گے تاکہ بوقت ضرورت بیرونی وسائل تلاش کرنے کی بجائے آفت زدہ لوگوں کی فوری دادرسی ممکن ہو۔ آئندہ مالی سال اس شعبے کے دو منصوبوں کیلئے ایک ارب 21 کروڑ 55 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! صوبائی ترقیاتی پروگرام کے علاوہ صوبے کی ترقی کیلئے وفاقی PSDP میں بھی آئندہ مالی سال کیلئے مجموعی طور پر 176 منصوبے شامل کئے گئے ہیں جس کیلئے 60 ارب 13 کروڑ روپے مختص

کئے گئے ہیں۔ ان منصوبوں میں 171 جاری اور 5 نئے منصوبے شامل ہیں۔ چیدہ چیدہ شعبے کچھ اس طرح ہیں:

- آبپاشی اور توانائی کیلئے تقریباً 46 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔
  - شاہرات اور سڑکوں کیلئے 4 ارب 13 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- جناب سپیکر، میں اس معزز ایوان کی طرف سے وفاقی حکومت اور بالخصوص صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری اور وزیراعظم پاکستان جناب یوسف رضا گیلانی کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے صوبے پر ہمیشہ خصوصی توجہ دی۔

جناب سپیکر! حکومت نے تعمیر خیبر پختونخوا پروگرام کے تحت آئندہ مالی سال میں 2 ارب 48 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ اس کے علاوہ ضلعی حکومتوں کو ترقیاتی پروگرام کیلئے پی ایف سی فارمولے کے تحت ایک ارب 67 کروڑ 23 لاکھ روپے فراہم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت کو اگرچہ مالی دباؤ کا سامنا ہے لیکن اس کے باوجود سرکاری ملازمین کے معاشی مسائل اور ان کی تکالیف کا بھرپور احساس ہے۔ تمام تر نامساعد حالات کے باوجود مجھے اس معزز ایوان کے سامنے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ وفاقی حکومت نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں 20 فیصد ایڈہاک ریلیف دینے کا جو اعلان کیا ہے، صوبائی حکومت اپنے ملازمین کو یہی سہولت یکم جولائی 2012 سے فراہم کرے گی جس پر مجموعی طور پر تقریباً 15 ارب روپے اخراجات کا تخمینہ ہے۔

جناب سپیکر! دور دراز ہسپتالوں میں انیسٹھیزیا کے شعبے میں ماہر ڈاکٹروں کی کمی اور عدم دلچسپی کے سبب آپریشن کے دوران اموات کی شرح میں اضافے کا نوٹس لیتے ہوئے صوبائی حکومت نے یکم جولائی 2012 سے انیسٹھیزیا لائونڈنس میں خاطر خواہ اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔ اس اضافے کا مقصد صوبے میں واقع دور دراز ہسپتالوں میں انیسٹھیزیا کے ماہر ڈاکٹروں کی موجودگی کو یقینی بنانا مقصود ہے۔ مذکورہ اضافے کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

- تدریسی / ڈیویژنل / سپیشلائزڈ ہسپتالوں میں 7 ہزار روپے سے بڑھا کر 20 ہزار روپے۔
- دور دراز علاقوں میں واقع ضلعی ہسپتالوں میں 8 ہزار 500 سے بڑھا کر 30 ہزار روپے۔
- مشکل ترین علاقوں میں واقع ہسپتالوں میں 10 ہزار روپے سے بڑھا کر 30 ہزار روپے اور

- میڈیکل آفیسر (انسٹیٹوٹ) کے الاؤنس کو 7 ہزار سے بڑھا کر 20 ہزار روپے کرنے کی تجویز

ہے۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں صوبے میں واقع پبلک سیکنڈری میڈیکل کالجوں کے Basic Health Sciences کے اساتذہ کی حوصلہ افزائی اور ان کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کیلئے صوبائی حکومت نے ان کے الاؤنس میں اضافے کا فیصلہ کیا ہے جو پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسٹنٹ پروفیسر، لیکچرار اور Demonstrator کیلئے علی الترتیب 7 ہزار، 6 ہزار، 5 ہزار اور 4 ہزار روپے ہوگا۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت نے نامساعد حالات کے باوجود عام شہریوں کی معاشی حالت کو بہتر کرنے کیلئے کئی انقلابی اقدامات اٹھائے ہیں جنہیں عوام کی جانب سے بے پناہ پذیرائی حاصل ہوئی۔ صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ان خصوصی منصوبوں کو آئندہ مالی سال بھی جاری رکھا جائے گا جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

1- باچا خان خیل روزگار سکیم: اس منصوبے کیلئے گزشتہ اور رواں مالی سال کیلئے دو ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی تھی۔ 31 مئی 2012 تک صوبے کے تمام اضلاع سے 37 ہزار 531 درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے 11 ہزار 986 درخواست گزاروں کو ایک ارب 8 کروڑ 2 لاکھ 57 ہزار 500 روپے قرضے کی شکل میں فراہم کئے گئے۔ 11 ہزار 986 درخواستیں تصدیق اور دیگر درکار قواعد و ضوابط کی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ چونکہ اس سکیم میں قرضہ بلا سود فراہم کیا جاتا ہے لہذا صوبے بھر کے تمام اضلاع سے اس سکیم کو بھرپور پذیرائی حاصل ہوئی۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ 30 اپریل 2012 تک ان قرضوں کی واپسی کی شرح 99.58 فیصد ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام نے حکومت کے نصب العین کو آگے بڑھایا تاکہ زیادہ سے زیادہ ضرورت مند اس سکیم سے فائدہ اٹھا سکیں۔ آئندہ مالی سال میں بھی اس سکیم کو جاری رکھا جائے گا اور اس مقصد کیلئے مزید ایک ارب روپے فراہم کئے جائیں گے۔

2- پختوخوا ہنر مند روزگار سکیم: رواں مالی سال کے دوران یہ سکیم ان بے روزگار ہنر مندوں

کیلئے شروع کی گئی جن کے پاس Vocational Centers یا Skill Development Centre کا ڈپلومہ یا سرٹیفکیٹ موجود ہو۔ اس سکیم کے تحت 50 ہزار سے 3 لاکھ روپے تک صرف 5 فیصد مارک اپ پر قرضے کی سہولت دستیاب ہے۔ قرضے کی واپسی کا دورانیہ تین سال ہے جبکہ مجموعی رقم کا 30 فیصد حصہ خواتین کیلئے مختص ہے۔ 31 مئی 2012 تک صوبے کے تمام اضلاع سے 5 ہزار 554 درخواستیں موصول

ہوئیں۔ درخواستوں کی چھان بین اور سرٹیفکیٹ، ڈپلومہ یا ہنر کی تصدیق کا عمل جاری ہے تا حال 410 کیسز منظور کئے جا چکے ہیں جن میں سے 50 درخواست گزاروں کو 99 لاکھ 80 ہزار روپے کی رقم بطور قرضہ فراہم کی جا چکی ہے۔ یہ امر قابل اطمینان ہے کہ درخواست گزاروں کو کاروبار کی تکنیکی امور کی تربیت کی ذمہ داری SMEDA کے ذمے ہے۔ بینک آف خیبر کی جانب سے ایک ہزار 212 درخواست گزاروں میں سے SMEDA نے 582 درخواست گزاروں کو درکار تربیت فراہم کر دی ہے جبکہ باقی کی تربیت پر بھی مرحلہ وار عملدرآمد ہو رہا ہے۔ بینک آف خیبر کی حتمی الوسع کوشش ہے کہ نظامت فنی تعلیم کے تعاون سے ہنر کی تصدیق کا مرحلہ جلد از جلد مکمل ہوتا کہ درخواست گزاروں کو قرضے کی سہولت جلد فراہم کی جاسکے۔ رواں مالی سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے میں نے اس معزز ایوان کو یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ بینک آف خیبر کے ذریعے قرضوں کی فراہمی بغیر کسی سیاسی یا انتظامی دباؤ کے صرف میرٹ کی بنیاد پر کی جائے گی۔ مجھے اس معزز ایوان کو یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ہماری حکومت نے اپنا یہ وعدہ سچ کر دکھایا اور سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر یہ قرضے فراہم کئے گئے۔ تا حال صوبائی حکومت کو میرٹ کو نظر انداز کرنے کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

3- روایتی ہنر مند روزگار سکیم: صوبائی حکومت نے قدیم اور روایتی فنون کو زندہ رکھنے اور ان کے فروغ کیلئے یہ سکیم شروع کی۔ بنیادی طور پر پشاور، چارسدہ اور نوشہرہ کے اضلاع میں یہ سکیم شروع کی گئی جسے دیگر اضلاع میں بھی وسعت دی جائے گی۔ اس منصوبے کیلئے رواں مالی سال کے دوران 731 درخواست گزاروں نے اس سکیم کے تحت قرضے کے حصول کیلئے Apply کیا ہے جن میں سے 533 درخواستوں کو معیار کے مطابق پایا گیا ہے اور انہیں قرضے کی سہولت شروع ہو چکی ہے۔ آئندہ مالی سال کیلئے 30 کروڑ روپے فراہم کرنے کی تجویز ہے۔

4- بے نظیر ہیلتھ سپورٹ پروگرام: پیپائٹس سی کے نادار مریضوں کے علاج کیلئے اس سال ایک ارب روپے مختص کئے گئے تھے۔ اس پروگرام کو آئندہ مالی سال کے دوران بھی جاری رکھا جائے گا اور پیپائٹس سی کے غریب اور نادار مریضوں کو مفت علاج کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ 11-2010 کے دوران پیپائٹس سی کے 14 ہزار 114 جبکہ رواں مالی سال کے دوران 30 ہزار مریضوں کو مفت علاج کیا گیا۔

5- آئی ٹی پارکس: صوبے میں آئی ٹی پارکس کے قیام کا کریڈٹ ہماری مخلوط حکومت کو جاتا ہے۔ دیگر تمام صوبوں میں یہ پارکس موجود تھے جبکہ ہمارے صوبے میں ان پارکس کا کوئی وجود نہیں تھا جن کا قیام وقت کی اہم ضرورت تھی۔ صوبے میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ماہر نوجوانوں کیلئے روزگار کے مواقع فراہم کرنے کی غرض سے گزشتہ اور رواں مالی سال کیلئے 40 کروڑ روپے فراہم کئے گئے تھے۔ پشاور اور ایبٹ آباد میں اس صوبے میں اپنی نوعیت کے پہلے آئی ٹی پارکس قائم ہو چکے ہیں جن میں 40 کمپنیاں اپنے مراکز کھول رہی ہیں اور یہاں ابتدائی طور پر 500 IT trained نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم ہونگے جو بتدریج بڑھ کر آئندہ تین سال میں 5 ہزار تک پہنچ جائیں گے۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ ایبٹ آباد کا آئی ٹی پارک مکمل طور پر کمپنیوں کو الاٹ ہو چکا ہے اور دوسرا آئی ٹی پارک قائم کرنے پر غور ہو رہا ہے۔ آئندہ مالی سال میں انہی مقاصد کیلئے مزید 60 کروڑ روپے فراہم کرنے کی تجویز ہے۔

6- ستوری دابختو نخواستہ سکیم: صوبے میں ہونہار اور ذہین بچوں کی حوصلہ افزائی کیلئے رواں مالی سال کے دوران 8 کروڑ 81 لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔ اس سکیم کے تحت ہر تعلیمی بورڈ سے سرکاری سکولوں اور کالجوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ سائنس و آرٹس کے پہلے دس طلباء کو دو سال تک 10 ہزار روپے اور 15 ہزار روپے ماہانہ وظائف دیئے جاتے ہیں۔ اس سکیم کا بنیادی مقصد سرکاری سکولوں اور کالجوں میں تعلیمی معیار بلند کرنا اور طلباء میں مقابلے کی فضا پیدا کرنا ہے۔ رواں مالی سال کے دوران اس سکیم کے تحت سیکنڈری سطح تک 351 جبکہ ہائر سیکنڈری سطح پر 95 طلباء کو وظائف دیئے گئے ہیں۔ اس منصوبے کیلئے آئندہ مالی سال کے دوران 10 کروڑ روپے فراہم کرنے کی تجویز ہے۔

7- روخانہ پختو نخواستہ پروگرام: جناب سپیکر! پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ سکیم کے تحت فیس کی ادائیگی کیلئے روخانہ پختو نخواستہ پروگرام کو آئندہ مالی سال بھی جاری رکھنے کی تجویز ہے جس کیلئے 50 کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے۔ صوبائی حکومت نے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ سکیم کے تحت ہر ضلع کی دیویونین کونسلوں میں جہاں سرکاری سکول نہ ہوں وہاں پرائیویٹ سکولوں کے ڈل اور میٹرک کے طلباء و طالبات کیلئے صوبائی حکومت کی جانب سے فیس ادائیگی کا منصوبہ شروع کیا ہے۔ رواں مالی سال میں اس مقصد کیلئے 50 کروڑ روپے فراہم کئے گئے تھے اور آئندہ مالی سال میں بھی 50 کروڑ روپے فراہم کرنے کی تجویز ہے۔

8- Center of Excellence میں کارآمد ٹیکنالوجی میں تربیت: صوبے کے فنی تعلیم سے منسلک نوجوان طلباء کو مختلف اداروں میں کارآمد ٹیکنالوجی میں تربیت کے اس پروگرام کو آئندہ سال بھی

جاری رکھنے کی تجویز ہے جس کیلئے فنڈ دستیاب ہے۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے: جناب سپیکر! رواں مالی سال میں ایک ہزار 500 ہونہار طلباء و طالبات کو Centers of Excellence میں مارکیٹ کی ڈیمانڈ کے مطابق تربیت دینے کا پروگرام تھا جس کیلئے 30 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے۔ اس پروگرام کے تحت 130 طلباء کو رسول کالج، لاہور کالج آف ٹیکنالوجی اور Construction Mechanical Training Institute, Islamabad میں تربیت دی جا رہی ہے جبکہ 750 طلباء کو صوبے کے مختلف اداروں میں تربیت دی جا رہی ہے۔ مذکورہ پروگرام کے تحت تربیت حاصل کرنے والے طلباء کو مفت تعلیم کے علاوہ وظیفے، مفت رہائش اور خوراک فراہم کی جا رہی ہے۔ یہ پروگرام دستیاب وسائل میں سے آئندہ مالی سال میں بھی جاری رہے گا۔

9۔ نرسوں کی بی ایس سی اور ایم ایس سی نرسنگ کی سطح تک تعلیم: جناب سپیکر! نرسوں کی بی ایس سی اور ایم ایس سی نرسنگ سطح تک تعلیم کی اس پروگرام کو آئندہ سال بھی جاری رکھنے کی تجویز ہے۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے: رواں مالی سال کے دوران پبلک سیکٹر میں واقع ہسپتالوں میں عالمی سطح پر تسلیم شدہ معیار کے مطابق نرسوں کی تعلیمی استعداد کو بڑھانے کیلئے ایک نیا پروگرام شروع کیا گیا جس کیلئے 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ رواں مالی سال میں 137 نرسوں کا اعلیٰ تعلیم کیلئے انتخاب کیا گیا جنہیں خیبر میڈیکل یونیورسٹی، کنگ ایڈورڈز میڈیکل کالج لاہور اور شفاء انٹرنیشنل اسلام آباد میں تعلیم دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال کے دوران عوام کی معاشی حالت کو مستحکم کرنے کیلئے مزید خصوصی اقدامات کا پروگرام تجویز کیا ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

1۔ صوبے میں مشینری کاشت کا فروغ: جدید کاشتکاری کا نظام اپنانے کیلئے صوبائی حکومت نے کاشتکاروں کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کیلئے ضلعی فارم سروسز سنٹرز کو فنڈز فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کیلئے آئندہ مالی سال کیلئے 50 کروڑ روپے رکھنے کی تجویز ہے۔ اس رقم کا 70 فیصد حصہ تمام اضلاع میں فارم سروسز سنٹرز کے ذریعے جدید مشینری کی خریداری اور 30 فیصد دیگر اشیاء بشمول تخم، کھاد، پھل دار پودوں اور کیرٹے مارادویات کی خریداری پر صرف کیا جائے گا۔

2۔ Begum Nusrat Bhatto Oncology Services: جناب سپیکر، سابق خاتون اول اور جناب ذوالفقار علی بھٹو شہید کی اہلیہ کی جمہوریت کیلئے عظیم خدمات کے اعتراف کے طور پر انکی ذات سے منسوب Begum Nusrat Bhatto Oncology Services کے قیام کا اعلان کرتا ہوں

جس سے کینسر کے موذی مرض میں مبتلا مریضوں کے علاج کے اخراجات صوبائی حکومت برداشت کرے گی۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے: صوبہ خیبر پختونخوا میں کینسر کے مریضوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ غریب اور نادار مریضوں کیلئے اس موذی مرض کی ادویات کی خریداری اور علاج معالجہ کے دیگر اخراجات برداشت سے باہر ہوتے جا رہے ہیں۔ صوبائی حکومت ایسے غریب اور نادار مریضوں کے علاج کیلئے محکمہ صحت کو 50 کروڑ روپے Endowment Fund قائم کرنے کیلئے فراہم کرے گی۔

(تالیاں)

3۔ سکالرشپ سکیم برائے طالبات ضلع تورغر: جناب سپیکر! صوبے کے انتہائی پسماندہ اور ماضی قریب میں قائم ہونے والے تورغر میں طالبات کو تعلیم کی حصول کی طرف راغب کرنے کیلئے سکالرشپ سکیم کیلئے تجویز ہے جس پر پانچ سال کے دوران مجموعی طور پر 19 کروڑ 68 لاکھ 75 ہزار روپے خرچ کئے جائینگے۔ اسکی ترتیب کچھ اس طرح ہے: جناب سپیکر! ضلع تورغر صوبے کا پسماندہ ترین ضلع ہے، یہاں طالبات میں شرح خواندگی انتہائی تشویشناک حد تک کم ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ اس ضلع میں طلباء کے ساتھ ساتھ طالبات کی شرح خواندگی پر بھی خصوصی توجہ دی جائے۔ صوبائی حکومت نے والدین کو طالبات کی تعلیم کی طرف راغب کرنے کیلئے چند تجاویز مرتب کی ہیں جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

(i) پانچ سال تک پانچ قبیلوں کی آبادی کے تناسب سے پہلی جماعت سے جماعت پنجم تک مقابلے کے امتحان کے ذریعے منتخب شدہ زیر تعلیم 250 طالبات کو 1500 روپے فی طالبہ ماہانہ وظیفہ دیا جائیگا۔

(ii) پانچ سال تک آبادی کے تناسب سے پانچ قبیلوں کی جماعت ششم سے میٹرک تک مقابلے کے امتحان کے ذریعے منتخب شدہ زیر تعلیم 250 طالبات کو دو ہزار روپے فی طالبہ ماہانہ وظیفہ دیا جائیگا۔

(تالیاں)

(iii) طالبات کو وظیفہ کی فراہمی اسی صورت ممکن ہوگی جب ہر ماہ ان کی حاضری کا تناسب 90 فیصد ہو۔

(iv) وظیفے کی ادائیگی سال میں 9 ماہ کیلئے کی جائے گی۔

(v) طالبات کو ضلع کے کسی بھی پرائمری، مڈل یا ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی اجازت ہوگی۔

مذکورہ سکیم پر پانچ سالوں کے دوران 19 کروڑ 68 لاکھ 75 ہزار روپے خرچ ہوں گے۔



4۔ سکالرشپ سکیم برائے طالبات ضلع کوہستان: جناب سپیکر! صوبے کے دور دراز دور افتادہ اور پسماندہ ضلع کوہستان کی طالبات کو تعلیم کی طرف راغب کرنے اور انہیں صوبے کی دیگر حصوں کی طالبات کے ہم پلہ بنانے کیلئے سکالرشپ سکیم کا اعلان کرتا ہوں (تالیاں) جس کی تفصیل کچھ یوں ہے: ضلع کوہستان میں بھی والدین کو طالبات کی تعلیم کی جانب راغب کرنے اور طالبات کے سکول چھوڑنے کے رجحان کی حوصلہ شکنی کیلئے پانچ سال تک جماعت ششم سے میٹرک تک کی طالبات کیلئے دو ہزار روپے ہامانہ وظیفے کی سکیم شروع کرنے کی تجویز ہے۔ ہر سال مقابلے کے امتحان کے ذریعے جماعت ششم سے میٹرک تک ہر جماعت میں 100 طالبات کا انتخاب کیا جائے گا۔ اس سکیم پر مجموعی طور پر پانچ سالوں میں 4 کروڑ 50 لاکھ روپے خرچ ہونے کا تخمینہ ہے۔ مجموعی طور پر ضلع تورغر اور کوہستان میں طالبات کی تعلیم کو فروغ دینے کیلئے 24 کروڑ 10 لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔

(تالیاں)

5۔ نوے سحر لپ ٹاپ سکیم: جناب سپیکر! نوے سحر لپ ٹاپ سکیم کے نام سے صوبے کے ذہین اور حقدار طلباء کو میرٹ کی بنیاد پر لپ ٹاپ سکیم فراہم کرنے کی تجویز کی ہے۔ (تالیاں) ذہین اور حقدار طلباء کو لپ ٹاپ کی تقسیم پر ایک ارب روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔ اس سہولت کیلئے طلباء کو سمسٹر سسٹم میں 70 فیصد یا اس سے زائد اور سالانہ امتحان میں 60 فیصد یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے ہوں گے۔ لپ ٹاپ ان طلباء کو دیئے جائیں گے جو 16 سال کی تعلیم مکمل کر چکے ہوں۔ 100 لپ ٹاپ انٹرمیڈیٹ بورڈ کے طلباء کو دیئے جائیں گے۔ لپ ٹاپ کی قیمت تقریباً 40 ہزار روپے ہوگی اور کل 25 ہزار لپ ٹاپ تقسیم کرنے کی تجویز ہے۔

6۔ صوبے میں صنعتوں کو فروغ دینے کیلئے طویل المدت قرضے کی سہولت: جناب سپیکر! صوبے میں صنعتوں کو فروغ دینے کیلئے صنعتکاروں کو طویل المدت قرضے کی سہولت آسان شرائط پر فراہم کرنے کی تجویز ہے، تفصیل کچھ اس طرح ہے: صوبہ خیبر پختونخوا میں صنعتوں کے فروغ کیلئے بینک آف خیبر کو ایک ارب روپے بطور Seed money فراہم کرنے کی تجویز ہے۔ قرضے کی سہولت ان سرمایہ کاروں کو فراہم کی جائے گی جو Labour Intensive برآمدات میں اضافہ اور درآمدی اشیاء کے نعم البدل بنانے کی پالیسی پر عمل پیرا ہوں۔ قرضے کی واپسی کی مدت 8 سے 10 سال تک ہوگی جس میں ایک سے 2 سال تک رعایت کا عرصہ بھی دیا جائے گا۔ ایکویٹی کا تناسب 60:40 ہوگا۔ قرضے کی رقم زیادہ سے زیادہ 5 کروڑ

روپے ہوگی جس پر سالانہ 7 فیصد شرح منافع لاگو ہوگا۔ واپسی ماہانہ یا سہ ماہی بنیادوں پر ہوگی۔ ضمانت کیلئے کمپنی کے اثاثے زمین اور مشینری قابل قبول ہوگی۔

7- پشاور میں ماس ٹرانزٹ سسٹم کے اجراء کا پروگرام: جناب سپیکر! بہت پہلے نوشہرہ سے پشاور تک سرکاری ملازمین کیلئے باؤٹریں سروس شروع کی گئی تھی جو بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر بند کر دی گئی۔ اس سے پشاور میں ملازمت کرنے والے ملازمین کو خاطر خواہ سہولت فراہم ہوتی تھی۔ ٹریفک کے شدید دباؤ اور بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر ایک نئے سسٹم کا اجراء ناگزیر ہے۔ عالمی سطح پر کی جانے والی تحقیق سے ثابت ہوا کہ اور ہیڈ برج سے ٹریفک کے مسائل پر قابو نہیں پایا جاسکتا ہے۔ اس منصوبے کی ریلوے کے ساتھ مشاورت سے Feasibility تیار کی جائے گی اور قابل عمل ہونے کی صورت میں یہ منصوبہ پہلے مرحلے میں رنگ روڈ سے پشاور صدر تک شروع کیا جائے گا۔

8- صحت اور تعلیم کے شعبے میں Missing Facilities کیلئے Conditional grants: جناب سپیکر! برطانیہ کی حکومت نے رواں مالی سال کیلئے 20 لاکھ پونڈ فراہم کئے جس سے ضلع بونیر اور ڈی آئی خان میں تعلیم اور صحت کے شعبے میں سہولتوں کی عدم دستیابی کے صورتحال کو بہتر بنانے کیلئے فنڈز استعمال کئے گئے۔ صوبائی حکومت نے ہر دو ضلعوں میں فنڈز کے استعمال میں شفافیت اور مانیٹرنگ پر خصوصی توجہ دی جس کے نتیجے میں برطانیہ کی حکومت نے Conditional grant کے اس پروگرام کو آئندہ مالی سال میں مزید چھ اضلاع میں شروع کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ صوبائی حکومت نے اپنے وسائل سے اس پروگرام کیلئے ایک ارب روپے کی رقم آئندہ مالی سال کیلئے فراہم کی ہے جس سے صحت اور تعلیم کے شعبے میں مزید بہتری آئے گی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! گزشتہ اور رواں مالی سال کے دوران شروع کئے جانے والے خصوصی اقدامات کے تسلسل، نئے اقدامات شروع کرنے اور چھ اضلاع میں صحت اور تعلیم کی سہولیات کو مزید بہتر بنانے کیلئے Conditional grant میں مجموعی طور پر 6 ارب 74 کروڑ 20 لاکھ روپے کا تخمینہ ہے۔

جناب سپیکر! جب سے ہماری مخلوط حکومت نے اپنی ذمہ داریاں سنبھالی ہیں تب سے بجلی کا بحران ہمارے لئے ایک شدید ترین چیلنج رہا ہے۔ بجلی کی لوڈ شیڈنگ سے عوام جس طرح متاثر ہو رہے ہیں ہمارے لئے یہ امر نہایت تکلیف دہ ہے لیکن یہ مسئلہ ہمیں ورثہ میں ملا، ہم بجلی کی لوڈ شیڈنگ کی ذمہ داری

سے اپنے آپ کو مبرا نہیں سمجھتے اور اس مسئلے پر قابو پانے میں کسی بھی غفلت کے مرتکب نہیں ہوئے۔ لہذا ہماری کارکردگی کو صرف بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے پیمانے سے نہ ناپا جائے بلکہ ہماری مجموعی کارکردگی کے تناظر میں عوام فیصلہ خود کریں کہ صوبائی حکومت کا کردار کتنا مثبت رہا۔ صوبائی حکومت نے طویل قانونی جنگ کے بعد نہ صرف تمام زرعی ٹیوب ویلوں پر نافذ سکلرپ ٹیرف ختم کروایا بلکہ زرعی ٹیرف بحال کروا کر صوبے کے لاکھوں کسانوں کو ٹیوب ویلوں کیلئے سستی بجلی کی فراہمی یقینی بنائی۔ صوبائی حکومت کی انتھک کاوشوں کے نتیجے میں وفاق نے نہ صرف صوبوں کو بلا حدود و قیود بجلی پیدا کرنے کا اختیار دیا بلکہ پاور پالیسی 2002ء میں ترمیم کرتے ہوئے Water user charges کو 15 پیسے فی یونٹ سے بڑھا کر 42 پیسے فی یونٹ کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ اس عمدہ انتظامی کارکردگی کے علاوہ ہم نے بجلی پیدا کرنے کے بہت سے نئے منصوبے پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں شروع کر دیئے ہیں مگر چونکہ بجلی کے پیداواری منصوبے طویل المدت ہوتے ہیں لہذا ان کی تکمیل پر ہی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوگا اور لوڈ شیڈنگ پر قابو پانے کے علاوہ صوبائی حکومت کے محاصل میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

جناب سپیکر! مجھے اس معرزا یوان کو بتاتے ہوئے خوشی حاصل ہو رہی ہے کہ صوبائی حکومت نے وفاقی حکومت سے وصول ہونے والی تیل و گیس کی رائلٹی کی مد میں ضلعوں کو ترقیاتی مقصد کیلئے منتقل ہونے والی رقم 5 فیصد سے بڑھا کر آئندہ مالی سال سے 10 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (تالیاں) اس فیصلے سے جنوبی اضلاع میں ترقی کا ایک نیا دور شروع ہوگا۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت ہر گز یہ دعویٰ نہیں کرتی کہ صوبے کے عوام کے تمام مسائل حل کر دیئے گئے ہیں لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہم نے خلوص، نیک نیتی اور افسانہ و تقسیم کے ذریعے تمام مسائل کو حل کرنے کی کوشش ضرور کی ہے۔ ہمارا ہر قدم عوام کی خوشحالی کیلئے اٹھا، ہماری ہر سوچ صوبے کی ترقی اور عوام کی معاشی استحکام پر مرکوز رہی۔ صوبے میں دہشت گردی، معاشی مسائل اور دیگر غیر یقینی صورتحال کے باوجود ہماری حکومت کے قدم لڑکھڑائے نہیں بلکہ آگے بڑھتے رہے۔ ہمارے Tenure کی تکمیل اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ صوبے کے عوام نے ہماری پالیسیوں کو تحسین کی نظر سے دیکھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کا، جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا، صوبائی کابینہ اور اس معرزا یوان کے تمام اراکین کا شکر گزار ہوں جنہوں نے صبر و تحمل سے میری گزارشات کو سنا۔ میں محکمہ خزانہ، محکمہ پی اینڈ

ڈی اور تمام متعلقہ محکموں کے افسران اور سٹاف کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مسلسل شب و روز کام کیا اور بجٹ کی تیاری کو یقینی بنایا۔ میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کا بھی شکر گزار ہوں جن کے مشوروں سے رہنمائی حاصل ہوئی۔

جناب سپیکر، اب میں آپ کی اجازت سے آئندہ مالی سال کے سالانہ بجٹ گوشوارہ اس معرزی ایوان کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں۔ پاکستان زندہ باد، خیبر پختونخوا پابند باد۔

(تالیاں)

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2011-12 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The annual budget for the year 2012-13 stands presented. The honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House the supplementary budget for the year 2011-12. Honourable Minister, please.

وزیر خزانہ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب سپیکر! اب میں اس معرزی ایوان کے سامنے مالی سال 2011-12 کا ضمنی بجٹ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! مالی سال 2011-12 کا بجٹ پیش کرتے وقت کل صوبائی وصولیات کا تخمینہ 249.151 ارب روپے لگایا گیا تھا جبکہ اخراجات کا تخمینہ بھی 249.151 ارب روپے تھا، اس طرح ایک متوازن بجٹ پیش کیا گیا تھا۔ تاہم نظر ثانی شدہ تخمینہ جات کے مطابق کل وصولیات کا تخمینہ 254.880 ارب روپے لگایا گیا ہے اور ان وصولیات کے مقابلے میں اخراجات کا تخمینہ 260.143 ارب روپے ہے جو کہ وصولیات کے مقابلے میں 5.263 ارب روپے زیادہ ہے۔ اس طرح نظر ثانی شدہ بجٹ میں 5.263 ارب روپے کا خسارہ ہے تاہم کل ضمنی بجٹ 29 ارب 62 کروڑ روپے بنتا ہے۔

جناب سپیکر! اس کی کئی وجوہات ہیں، مثلاً مرکزی حکومت سے موصول شدہ رقم چونکہ صوبائی میراٹھ میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے سسپینڈڈ کے طور پر ریلیزیو بجاتی ہے، اسی طرح بعض گرانٹس کے مختلف Objects میں یا تو میراٹھ میں مختص شدہ تخمینہ جات سے زیادہ اخراجات کئے گئے یا گرانٹس کے اندر نئے Objects کیلئے اضافی رقم مختص کی گئیں جن کی منظوری اس معرزی ایوان سے لینا ضروری ہے۔

جناب سپیکر! مالی سال 2011-12 کا ضمنی بجٹ جو اس معرزی ایوان کی منظوری کیلئے پیش کیا جا رہا ہے، اس کا کل حجم 29 ارب 62 کروڑ روپے ہے جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

- اخراجات جاریہ 15 ارب روپے۔
- کیپٹل اخراجات 1350 روپے۔
- ترقیاتی اخراجات 14 ارب 62 کروڑ روپے۔

ٹوٹل 29 ارب 62 کروڑ روپے۔

سپلیمنٹری میراہیہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

اخراجات جاریہ: مالی سال 2011-12 کا بجٹ پیش کرتے وقت اخراجات جاریہ کی میراہیہ کا تخمینہ 149 ارب روپے لگایا گیا تھا لیکن نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں یہ رقم بڑھ کر 161 ارب روپے ہو گئی۔ اس طرح 12 ارب روپے کے اضافی اخراجات دیئے گئے جبکہ اخراجات جاریہ کا ضمنی بجٹ 15 ارب روپے ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	ڈسٹرکٹ سیلری	5 ارب 67 کروڑ 62 لاکھ 1 ہزار روپے
2	محکمہ ریلیف و دوبارہ آباد کاری	3 ارب 40 کروڑ 59 لاکھ 80 ہزار روپے
3	صوبائی اسمبلی	7 کروڑ 46 ہزار روپے
4	محکمہ صحت	79 کروڑ 65 لاکھ 88 ہزار روپے
5	پولیس	3 ارب 43 کروڑ 54 لاکھ 29 ہزار روپے
6	جنرل ایڈمنسٹریشن	10 کروڑ 43 لاکھ 44 ہزار روپے
7	ایڈمنسٹریشن آف جسٹس	9 کروڑ 61 لاکھ 29 ہزار روپے
8	جیلخانہ جات	13 کروڑ 67 لاکھ 76 ہزار روپے
9	تعمیر و مرمت شاہراہیں، پلیس اور عمارات	55 کروڑ 77 لاکھ 68 ہزار روپے
10	محکمہ ماحولیات و جنگلات	13 کروڑ 79 لاکھ 65 ہزار روپے
11	محکمہ آبپاشی	31 کروڑ 37 لاکھ 74 ہزار روپے
12	محکمہ فنی تعلیم و افرادی قوت	7 کروڑ 46 لاکھ 59 ہزار روپے
	متفرق	19 کروڑ 59 لاکھ 99 ہزار 920 روپے
	کل میزان	15 ارب 16 لاکھ 58 ہزار 920 روپے

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ پیش کرنے کے چیدہ چیدہ وجوہات عرض کرتا ہوں جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا۔

- وفاقی حکومت کی طرف سے ریلیف اور دوبارہ آباد کاری کیلئے 3 ارب 40 کروڑ 59 لاکھ روپے کی اضافی رقم فراہم کی گئی۔
- اسی طرح صوبائی پولیس فورس کی تنخواہوں اور رسک الاؤنس کیلئے 3 ارب 43 کروڑ 54 لاکھ روپے کی اضافی رقم مہیا کی گئی۔
- محکمہ صحت کو ڈیٹنگی بخار کے تدارک اور خیبر میڈیکل یونیورسٹی اور فرنٹیر فاؤنڈیشن ہسپتال کو گرانٹ ان ایڈ اور محکمہ کے ملازمین کو پرو فیشنل الاؤنس کیلئے 79 کروڑ 65 لاکھ روپے کی اضافی فنڈز یلیز کئے گئے۔
- محکمہ مواصلات و تعمیرات کو تعمیر اور مرمت کیلئے 55 کروڑ 77 لاکھ روپے کی اضافی رقم مہیا کی گئی۔

ان وجوہات کی وجہ سے مختلف گرانٹس کیلئے میرا نیہ میں مختص شدہ رقوم سے زیادہ اخراجات کرنے پڑے جن کی وجہ سے ہمیں یہ ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑا۔

کرنٹ کیسٹل اخراجات: جناب سپیکر! موجودہ مالی سال میں محکمہ خوراک کیلئے مختص شدہ رقم نظر ثانی شدہ رقم سے زیادہ ہے لیکن غیر مختص شدہ مدوں میں 1350 روپے کی سپلیمنٹری بطور ٹوکن گرانٹ رکھی گئی ہے جسے ضمنی بجٹ کی شکل میں منظوری کیلئے پیش کیا جاتا ہے۔

ترقیاتی اخراجات: اب میں جناب سپیکر! ضمنی ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ سال رواں کا کل صوبائی سالانہ ترقیاتی بجٹ 69 ارب 2 کروڑ 83 لاکھ روپے تھا جو نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں 71 ارب 58 کروڑ 25 لاکھ روپے ہو گیا ہے۔ اس طرح ترقیاتی بجٹ میں 2 ارب 55 کروڑ 42 لاکھ روپے کے اضافی اخراجات کئے گئے تاہم 2011-12 کے ترقیاتی بجٹ میں کل 14 ارب 62 کروڑ روپے کا ضمنی بجٹ اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کیا جا رہا ہے کیونکہ مختلف مدوں میں مرکزی حکومت کی طرف سے PSDP سکیموں کیلئے مالی سال کے دوران فنڈز موصول ہوئے یا صوبائی سکیموں کو مکمل کرنے کیلئے مختلف سیکٹرز میں مختص شدہ رقوم سے زیادہ رقوم فراہم کی گئیں، ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

1	وفاقی حکومت کی طرف سے PSDP سکیموں کیلئے	5 ارب 37 کروڑ روپے
---	---	--------------------

	موصول شدہ رقم	
9 ارب 25 کروڑ روپے	صوبائی سکیموں کو مکمل یا ان پر کام تیز کرنے کیلئے اضافی رقم	2
14 ارب 62 کروڑ روپے	میزان	

جناب سپیکر! اب میں Supplementary Budget Statement برائے مالی سال 2011-12 برائے منظوری اس معزز ایوان میں پیش کرتا ہوں۔  
جناب سپیکر! میں آپ کا اور معزز ممبران کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری بجٹ تقریر صبر و تحمل سے سنی۔ پاکستان زندہ باد۔

(تالیاں)

**Mr. Speaker:** The supplementary budget for the year 2011-12 stands presented. Now the Sitting is adjourned till 05:00 pm of Monday afternoon, 11-06-2012. Thank you.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 11 جون 2012 بعد از دوپہر پانچ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)